www.novelsclubb.com
کانچ کی دنیا
ناولز کلب
از قلم ثمن عدنان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# کانچ کی دنیا

از قلم

ثمن عدنان

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کانچ کی دنیا

از ثمن عدنان

قسط 01

محبت جیت ہوتی ہے

مگر یہ ہار جاتی ہے

کبھی دلسوز لمحوں سے

کبھی بے کار رسموں سے

کبھی تقدیر والوں سے

کبھی مجبور قسموں سے

کبھی یہ پھول جیسی ہے

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کبھی یہ ڈھول جیسی ہے

کبھی یہ چاند جیسی ہے

کبھی یہ دھوپ جیسی ہے

کبھی مسرور کرتی ہے

کبھی یہ روگ دیتی ہے

کسی کا چین بنتی ہے

کسی کو رول دیتی ہے

کبھی لے پار جاتی ہے

کبھی یہ مار جاتی ہے

محبت جیت ہوتی ہے

مگر یہ ہار جاتی ہے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کھانا لگاؤ ندیم" ندا عباسی ملازم کو حکم دیتے ہوئے شہریار کے کمرے کی طرف بڑھیں۔

"جب تم لوگوں کو پتہ ہے یہ کھانے کا وقت ہوتا ہے تو کبھی بلائے بغیر بھی ٹیبل پر آجایا کرو۔" شہریار کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی چلائیں۔ کیا ندا عباسی کافی غصے میں لگ رہی ہیں؟؟ نہیں، نہیں وہ ہمیشہ ہی غصے میں نظر آتی ہے۔ان کو مسکراتے دیکھنا بھی چودھویں کے چاند جیسا ہے۔

"اچھا چلیں میں آتا ہوں۔" شہریار نرمی سے بولا۔اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آتے ہوئے اپنے ابا کو بھی کمرے سے بلا لانا۔ایک تو پتہ نہیں کیوں سب اپنے کمروں میں گھسے رہتے ہیں" کہتے ہوئے ندا بیگم کمرے سے نکل گئیں۔شہریار منہ دیکھتا رہ گیا۔

شہریار احمد عباسی۔عباسی ہاؤس کا اکلوتا بیٹا اور ندا عباسی کی آنکھوں کا تارا ہے۔لیکن امی کبھی کبھی اس پر بھی غصّہ ہو جاتی ہیں۔مائیں اولاد پر غصّہ ہوتی ہیں یہ تو فطری عمل ہے۔

بظاہر تو یہ لیپ ٹاپ استعمال کر رہا تھا۔کیا آپکو یہ لگتا ہے کہ وہ آفس ورک کر رہا تھا۔نہیں، نہیں۔شہریار اور آفس کا کام ان کا تو آپس میں دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے وہ تو موؤی دیکھ

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہا تھا۔ وہ اپنے گھر کا لاڈلا بیٹا تھا۔ آسائشوں میں پلا بڑھا۔ اس کی عمر پچیس سال ہو چکی تھی لیکن فارغ تھا۔ کوئی کام کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا تھا۔ والدین کے لاڈ پیار نے اسے ناکارہ بنا دیا تھا۔ وہ ابھی تک اپنے بابا کے پیسوں کا محتاج تھا۔ غلطی اس کی بھی نہیں تھی۔ غلطی تھی تو بس والدین کی۔

اولاد کو ناکارہ کرنے میں والدین کا ہاتھ ہوتا ہے۔

دس منٹ بعد سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے۔

"زوبیہ کھانے پہ نہیں آئی؟؟" شہریار نے ٹیبل پر کسی کو غیر موجود پایا تو امی سے مخاطب ہوا۔

زوبیہ شہریار کی اکلوتی بہن ہے دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں وہ محبت جو دونوں نے کبھی ظاہر نہیں ہونے دی۔ اپنے دل میں کہیں چھپا رکھی تھی۔

کیوں چھپا رکھی ہے وہ آگے چل کے دیکھیں گے۔

"وہ ابھی گھر ہی نہیں آئی۔" امی نے جواب دیا اور بریانی سے بھرا چمچ منہ میں ڈالا۔"

کیا مطلب امی؟؟۔۔۔۔" شہریار نے حیرانی سے پوچھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوور لگ رہے ہو ایسے کرتے ہوئے۔ جیسے تمہیں تو پتہ ہی نہیں کہ وہ یونیورسٹی جاتی ہے
۔۔۔"شہریار کے سوال پر ندا عباسی چڑ گئیں۔ مگر چہرے پر مسکراہٹ نمایا تھی۔

"کیسی ماں ہو تم، فون کر کے پوچھ نہیں سکتی تھی۔"احمد عباسی سختی سے بولے۔

ان کے خیال میں بچوں کی خبر رکھنا ماؤں کی ذمے داری ہوتی ہے اور انکا خیال ایک حد تک ٹھیک بھی تھا۔ مرد تو گھر سے باہر ہوتے ہیں سو اور کام ہوتے ہیں اس لیے اولاد پر اتنی توجہ نہیں دے پاتے۔ لیکن مائیں جو گھر پر ہوتی ہیں انھیں اپنے بچوں کی فکر ہونی چاہیے۔

"ہاں سارا فرض ماں کا ہی ہے آپ کچھ نا کرنا"ندا بیگم ان کے سخت مزاج پر بر امان ہو گئیں۔

انہوں نے بھی اسی طرح سخت لہجے میں جواب دیا۔

"تمہیں لڑنے کے علاوہ کچھ سوجتا بھی ہے"؟؟ احمد عباسی اپنا کھانا چھوڑ کر بیگم کی طرف متوجہ ہوئے۔ انھیں ندا بیگم کا زبان درازی کرنا بلکل بھی پسند نہیں تھا۔ لیکن یہ تو ندا عباسی کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

"ہاں مجھے تو جیسے بہت شوق ہے لڑنے کا، خود کی حالت پہ غور کریں۔"انھوں نے بھی ہار نا مانی۔ وہ آخری سانس تک بھی لڑ سکتی تھیں۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں ان سب سے فرصت ملے تو بچوں کا خیال آئے۔" اتنا کہتے ہوئے احمد صاحب نے اپنا موبائل نکالا اور نمبر ڈائل کر کے کان کو لگا لیا۔ احمد صاحب ہی خاموش ہو سکتے تھے ورنہ عورتیں جنگ کے لئے تو ہر وقت ہی تیار رہتی ہیں۔

لیکن دوسری طرف سے کال پک نہیں کی جا رہی تھی۔ وہ بار بار کوشش کرنے لگے۔

"ہاں اتنے بڑے تو آپ نے کیے ہیں۔ میں تو پاگل ہوں نا" ندا بیگم بھی کسی سے کم نہیں تھیں۔ آج کسی کی بھی خیر نہیں تھی۔ بلکہ آج احمد صاحب کی خیر نہیں تھی۔

شہریار جو روز کی ان لڑائیوں سے باخوبی واقف تھا دونوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کھانے میں مگن رہا وہ والدین کی لڑائیوں میں کم ہی پڑتا تھا وہ جانتا تھا لڑ جھگڑ کے انھوں نے تو ٹھیک ہو جانا ہے لیکن اِس کو ذہنی مریض بنا ڈالنا ہے۔

"انسان گھر میں سکون چاہتا ہے لیکن جس گھر میں تمہارے جیسی عورت ہو وہاں سکون کا نام ونشان بھی نہیں ہو سکتا۔" دانت پیستے ہوئے کہہ رہے تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معاملہ سنجیدہ ہوتا جارہا تھا۔ لیکن وہاں کسی کو بھی فکر نہیں تھی۔ فکر تو اس چیز کی ہوتی ہے جو وقتی دیکھنے کو ملے۔ لیکن یہ لڑائی دائمی تھی۔ یہ لڑائیاں عباسی ہاؤس کے لئے تین وقت کا رزق تھیں

۔

"ہاں آپ کے ساتھ تو جیسے سکون کی بہاریں ہیں۔ جتنا آپ مجھ سے تنگ ہیں اس سے کہیں زیادہ میں آپ سے تنگ ہوں" وہ احمد صاحب سے بھی اونچی آواز میں چلائیں۔

وہاں معاملات کبھی حل نہیں ہوتے جہاں ایک فریق چپ نا کر جائے۔ لیکن لوگ چپ کر جانے کو اپنی ہار مانتے ہیں اور ہارنا تو کوئی کبھی نہیں چاہے گا۔

حلانکہ چپ کر جانا کہاں ہار جانا ہوتا ہے۔ بہت سارے رشتوں کو چلانے کے لئے، بہت سارے معاملات درست کرنے کے لئے ہار بھی مان لی جائے تو یہ کوئی گھاٹے کا سودا نہیں تھا۔ وہ ہار کے بھی جیت جاتے ہیں۔

"چلاؤ مت ! ورنہ۔۔۔" وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ برداشت کی بھی تو حد ہوتی ہے اور احمد عباسی کے لئے اس حد میں رہنا مشکل ہو رہا تھا

"ہاں ورنہ !... کیا ورنہ ؟ ورنہ کیا کرلیں گے ؟؟" وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب کی بار شہریار بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"شہریار اپنی ماں کو چپ کرواؤ، ورنہ میں کچھ غلط کر بیٹھوں گا۔" احمد صاحب نے غصّے سے شہریار کو کہا۔

شہریار امی کی طرف مڑا کہ اسکی نظر اچانک زوبیہ پر پڑی جو کاریڈور میں بھیگی آنکھوں کے ساتھ کھڑی ان کا تماشا دیکھ رہی تھی۔

"زوبیہ! وہ کہتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔

سب کی نظریں زوبیہ کی طرف مڑ گئیں۔

"السلام علیکم!" زوبیہ نم ہوئی آواز کے ساتھ بولی۔

"تم کب آئی؟؟" شہریار نے سلام کا جواب دینے کے بعد فوراً پوچھا۔

"بس ابھی آئی ہوں.." اس نے ہاتھ کی پوروں سے چہرہ صاف کیا۔

"آؤ کھانا کھاتے ہیں۔ بھوک لگی ہو گی تمہیں۔" ابا خود کو نارمل کرتے ہوئے بولے۔

"نہیں....! مجھے بھوک نہیں ہے۔" اتنا کہتے ہوئے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھر پر نظر ڈالی جائے تو فرنٹ ڈور کے سامنے ایک کاریڈور تھا۔اس کے دائیں جانب ڈائننگ روم۔۔۔اور ساتھ ہی ایک کھلا سا کچن تھا

اور کاریڈور کے بائیں جانب لونگ روم تھا۔جو خوبصورتی سے سجایا گیا تھااور کچھ فاصلے پر سیڑھیاں تھیں۔سیڑھیاں چڑھ کے بائیں جانب پہلا کمرہ نداعباسی اور احمد عباسی کا تھااور دائیں جانب گیسٹ روم تھااور گیسٹ روم کے سامنے والا کمرہ زوبیہ کا تھااور اس کے کچھ فاصلے پر شہریار کا کمرہ واقع تھا۔

فیملی بہت چھوٹی تھی لیکن گھر بہت بڑا تھا۔

"منع بھی کیا ہے کہ اپنی یہ زبان بندر کھا کرو۔بچوں پہ اچھااثر نہیں پڑتا۔لیکن تم کو کوئی بات سمجھ میں آئے تبھی نا۔"ابا پھر امی کی طرف متوجہ ہوئے۔ان کی آوازیں زوبیہ کے کمرے تک جارہی تھیں زوبیہ نے غصے سے دروازہ بند کر لیااور دروازے کے ساتھ لگ کر رونے لگی۔

شہریار کو توروز کے ان جھگڑوں کی عادت ہو چکی تھی۔لیکن زوبیہ کو بہت فرق پڑتا تھااس نے جب سے ہوش سنبھالا تھاتب سے اپنے والدین کو لڑتے ہوئے پایا تھا۔ہر بچے کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے والدین محبت سے رہیں۔لیکن زوبیہ کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوئی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خوابوں سے بہت دور تھی خواہشیں میری

پھر بھی خواہش تھی کہ اک خواب حقیقت ہوتا

ان کے اس رویے نے زوبیہ کو تنہائی پسند بنا دیا تھا۔ وہ اپنے والدین کو نظرانداز کرنے لگ گئی۔ وہ لڑ جھگڑ کر خود تو ٹھیک ہو جاتے لیکن زوبیہ کبھی ٹھیک نہیں ہو پائی۔ زوبیہ اس گھر کی حساس ترین لڑکی تھی۔ جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے لگ جاتی تھی۔ جو چھوٹی سے مسئلے کو اپنے لیے بہت بڑا سمجھتی تھی۔ وہ اپنی تمام مشکلات خود حل کر لیتی مگر کبھی اپنے گھر والوں کو نا کہتی۔

وہ اپنا چہرہ دونوں بازوؤں میں چھپائے زمین پر بیٹھی رو رہی تھی اور باہر وہی معمول کا لڑائی جھگڑا جاری تھا۔

فیونا کو جیسے ہی زوبیہ کی آمد کا احساس ہوا وہ بھاگتی ہوئی زوبیہ کے اوپر چڑھی۔ زوبیہ کو اس طرح روتے دیکھ فیونا اس کے بازوؤں کی گرہ کھولنے لگی لیکن اس نے سر اوپر نا اٹھایا۔ بس روتے چلی گئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فیونا زوبیہ کی واحد دوست تھی جس کے ساتھ وہ اپنی ہر بات شیئر کر لیتی تھی۔

انسانوں سے کہیں زیادہ جانور وفادار ہوتے ہیں۔اس لیے زوبیہ نے دوستی کے لئے جانور کو چنا تھا۔

زوبیہ نے روتے ہوئے سر اوپر اٹھایا اور فیونا جو اسکے سامنے منتظر نظریں لیے کھڑی تھی۔وہ چھلانگ لگا کر زوبیہ کی گود میں بیٹھ گئی۔

"ایسا کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ ؟؟میرا اپنے ہی گھر میں دم گھٹتا ہے۔مجھے میرا گھر جنت نہیں لگتا۔" وہ روتے ہوئے بولنے لگی۔

زوبیہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی۔جیسے فیونا اس کی تکلیف سمجھ رہی ہو۔

"میں جس سے محبت کرتی ہوں وہی مجھے توڑتا ہے تم مجھے چھوڑ کے نہ جانا۔ایک میں تم سے ٹوٹنا برداشت نہیں کر سکوں گی۔" وہ فیونا کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔فیونا چپ چاپ اس کی گود میں سر رکھے اسکی باتیں سن رہی تھی۔

ضروری نہیں دکھ صرف انہیں بتائے جائیں جو آگے سے تسلی کے دو بول بولیں۔ کبھی ہم سنانا چاہ رہے ہوتے ہیں تو کبھی ہم اس طرح کے بول سے اکتاہٹ کا اظہار کرتے ہیں۔ہمیشہ دلاسے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کام نہیں آتے کبھی کبھی چپ کام آتی ہے۔اگلے کے منہ کا تالا کام آتا ہے۔دل ہلکا ہی ان کے آگے کیا جاتا ہے جو ہمیں سنے اس لیے نہیں کہ ہم ان سے دو چار تسلی کے بول سننے آئے ہیں بلکہ اس لیے کہ ہم دو چار سنانے آئے ہیں اور ایسا ظرف جانوروں میں ہی پایا جا سکتا ہے۔کیونکہ اگر کسی انسان پر اعتبار کر کے ہم اپنا دکھ سنانے لگ جائیں تو ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنی دو چار باتیں نا سنائے۔

-----*-----*----*-----

صبح کے آٹھ بج رہے تھے اور زوبیہ یونیورسٹی کے لئے تیار تھی۔اس نے بیگ لیا اور سیڑھیاں اترنے لگی۔

"السلام علیکم!" کہتے ہوئے کرسی کھینچی اور بیٹھ گئی۔

"وعلیکم السلام!" سب نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟؟" ابا مسکراتے ہوئے بولے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"الحمدللہ! آپ بتائیں؟؟"

"بیٹا ہمارا حال ناہی پوچھو." پراٹھے کا نوالہ توڑتے ہوئے طنزیہ بولے۔ان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بھی تھی مگر وہ چھپا گئے۔

"کیوں! کیا ہوا؟؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔

"تمہاری ماں کے ہوتے ہوئے کوئی کیسے ٹھیک رہ سکتا ہے۔"انہوں نے پہلے سرسری نظر ندا بیگم پر ڈالی جو ناشتے میں مگن تھیں پھر دبی مسکراہٹ کے ساتھ اپنا تیر کمان سے نکالا۔جو بلکل ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔

اتنا سنتے ہی ندا بیگم کا ہاتھ وہی روکا انہوں نے ناشتہ چھوڑا اور ابا کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"ہاں میں اتنی ہی زہر لگتی ہوں تو نکال باہر کریں۔کیوں یہ بوجھ سہہ رہے ہیں؟؟"

"امی ابو مزاق کر رہے ہیں۔"شہریار کو خطرے کا الہام ہو چکا تھا۔اس لیے اس نے امی کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

"میرے ساتھ ناہی کیا کرے مزاق۔نا بلایا کرو مجھے۔"ندا بیگم چڑ کر بولیں۔

www.novelsclubb.com

"بس یہی بات ہے جس کی وجہ سے تمہاری ماں ایک منٹ نہیں بھاتی مجھے۔" ابا طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ زوبیہ سے مخاطب ہوئے۔ وہ ابھی بھی بات ہنسی میں لے رہے تھے۔ وہ تو بس تنگ کر رہے تھے۔

"احمد صاحب! چپ چاپ ناشتہ کر لیں میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" سب کو نظر آرہا تھا ان کا مزاق۔ اگر کسی کو نظر نہیں آرہا تھا تو وہ تھیں جس کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔

"میں چلتی ہوں۔" زوبیہ جو اس گفتگو میں چپ بیٹھی رہی تھی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے لئے ان کے ساتھ دو منٹ اور گزارنے عذاب کی طرح تھے۔

جن کے دن کا آغاز ہی اچھا نا ہو تو پھر پورا دن کیسا جا سکتا تھا۔ اب اس گھر کے ہر فرد کا دن تو خراب ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اپنی اس بلی کو ساتھ لے جایا کرو۔ ورنہ اس کو اپنے کمرے تک رکھا کرو۔" امی زوبیہ کی طرف متوجہ ہوئیں اور بلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں جو زوبیہ کے ساتھ ساتھ رہتی تھی۔

"فیونا! فیونا نام ہے اس کا۔" اس نے ہر لفظ چبا کر ادا کیا۔

"بھئی جو مرضی نام دے لو، رہنا تو جانور ہی ہے اس نے۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو فیونا۔" وہ غصّے میں اسے لے کر کمرے کی طرف بڑھی۔

"جب تک میں نہیں آجاتی تم کمرے سے نہیں نکلو گی۔ سمجھ گئی؟؟" زوبیہ اس کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئی اور پیار سے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولی۔

فیونا آنکھیں جھپکتے ہوئے اسے دیکھتی رہی۔ جیسے ٹھیک ہے کا بورڈ لہرا رہی ہو۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے کیبن سے کچھ نکالا اور واپس فیونا کے پاس آگئی۔

"یہ تمہارا کھانا اور یہ تمہاری پلیٹ۔ میرے کمرے میں جس چیز کے ساتھ کھیلنے کو دل کرے کھیل لینا۔ میری اس دنیا کے صرف تم ہی حقدار ہو۔" اس نے پلیٹ میں کھانا ڈالا اور پلیٹ کمرے کے ایک کونے میں رکھ دی اور کمرے پر ایک سرسری نظر مارتے ہوئے کہا۔

"چلو اب اپنا خیال رکھنا اچھا۔ تمہاری زوبیہ شام کو ملتی ہے۔" کہتے ہوئے کمرے کو باہر سے لاک کیا، چابیاں بیگ میں ڈالیں اور سیڑھیاں اترنے لگی۔

"بیٹا! شام میں کب تک آجاؤ گی؟؟" ابا نے زوبیہ کو باہر جاتے دیکھا تو پیچھے سے آواز لگائی

"سات، آٹھ بجے تک آجاؤں گی۔" وہ وہیں رک کر بولی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ زوبیہ کی نارمل روٹین تھی۔بے شک وہ یونیورسٹی سے فارغ جلدی ہو جایا کرتی تھی۔لیکن گھر آنا اسے پسند نہیں تھا۔پھر وہ وہی سے کہیں باہر نکل جاتی۔جیسے ہی اندھیرا چھانے لگتا تو پرندوں کی طرح اس چڑیا کی بھی واپسی ہو جاتی۔

"کبھی جلدی آکے بھی دیکھ لو۔گھر میں بھی سکون ہوتا ہے۔"پیچھے سے امی کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"میرے کمرے کو صاف کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔آج سے میں خود صاف کیا کروں گی۔"زوبیہ نے امی کی بات کو نظرانداز کیا اور نادیہ آپا سے مخاطب ہوئی۔

نادیہ آپا گھر کی پرانی ملازمہ تھیں۔انھیں عباسی ہاؤس میں کام کرتے ہوئے لمبا عرصہ گزر چکا تھا۔اب انکی عمر پینسٹھ سال کے قریب تھی۔ندا بیگم کو ان سے خاص لگاؤ تھا کیونکہ ایک تو وہ پرانی ملازمہ تھیں اور دوسرا وفادار بہت تھیں۔ان پر آنکھیں بند کر کے یقین کیا جاتا تھا۔بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر رہے گا کہ وہ بھی گھر کے ایک فرد کی طرح تھیں۔یہ الگ بات ہے کہ گھر کے معاملات سے دور ہی رہتی تھیں۔لڑائی جھگڑا سب ان کے سامنے تھا لیکن وہ چپ رہتیں یا جگہ بدل لیتیں تاکہ اس معاملے سے دور رہیں۔

نادیہ آپا کی پوری فیملی ہی عباسی ہاؤس میں کام کرتی تھی۔فیملی میں وہ،انکا شوہر اور بیٹا ہی تھا بس۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہاں بلی بند کی ہو گی۔اب اس بلی کی وجہ سے تم ہم سے لڑو گی۔۔۔اسے میں نہیں رکھنے والی۔اسے میں بیچ ڈالوں گی۔" ندا بیگم دانت پیستے ہوئے ایک ایک حرف پہ زور دینے لگیں۔ انھیں فیونا سے الگ ہی الرجی تھی۔کیوں کہ وہ ہر وقت گھر میں گھومتی مستی کرتی تو کسی نا کسی چیز کا نقصان کر دیتی۔

"خبردار! اگر فیونا کی طرف کسی نے دیکھا بھی تو۔۔۔" وہ غصّے میں مگر دھیمی آواز میں چلائی۔ جیسے وہ وارننگ دے رہی ہو۔ کہ اگر کسی نے اسے ہاتھ لگایا تو کل سے میں اسے بھی ساتھ لے جایا کروں گی۔

"بیٹا! ماں ہے وہ تمہاری ایسے بات کرتے ہیں ماؤں سے ؟؟" احمد صاحب بولے۔ابھی کچھ دیر پہلے یہی ان سے لڑ رہے تھے اور اب حمایت۔۔۔واہ

انھیں زوبیہ کا ایسے بات کرنا پسند نہیں آیا تھا۔لیکن غلطی زوبیہ کی بھی نہیں اس کے سامنے جھگڑے ہوتے رہتے تھے جس سے اس پر چڑچڑاپن طاری تھا۔وہ خود تو پھر ایک ہو جاتے لیکن اولاد۔۔۔اولاد کو کیسے پہلے والی پوزیشن میں لاتے۔

"ابا پھر سمجھا لیں ماما کو۔فیونا کو ہاتھ بھی نا لگائے کوئی۔" اس کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں اور آواز بھی روند گئی تھی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس میں ایسا کیا ہے بیٹا۔جو تم اس کو بیچنا نہیں چاہتی؟؟" ابا نے پھر سوال سے کیا۔شاید ابا جان کو بھی فیونا زیادہ پسند نہیں تھی۔

"وہ میرا سب کچھ ہے۔جب جب مجھے کسی کے سہارے کی ضرورت پڑی۔تب تب میں نے اسے اپنے ساتھ پایا ہے۔آپکی غفلتوں کو کیا خبر، مجھ پر کیا بیت رہی ہے آپ لوگ تو اپنی دنیا میں مگن ہیں لیکن میرا کیا؟؟۔اگر پتہ ہے تو صرف اس فیونا کو کہ مجھ پر کیا گزرتی ہے۔" وہ روتے ہوئے چلانے لگی۔اس نے اپنے دل کی بھڑاس نکال دی۔

آنسو بھی کتنا خوبصورت تحفہ ہے نارب کی طرف سے۔جو کبھی بن بادل کے برستے ہیں تو کبھی کسی پر کالی گھٹائیں چھائی ہوتی ہیں اس کے باوجود یہ برسات نہیں کرتے۔رولینا بھی بہتر ہوتا ہے کیونکہ رونے کے بعد ہم پر سے ایک بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے وہ آنسو اپنے ساتھ بہت کچھ بہا کر لے جاتے ہیں۔پھر کچھ وقت کے لئے ہی سہی مگر سکون طاری ہو جاتا ہے۔

"سارا دن باہر گھومتی رہتی ہو اور وہاں سے آتے ہی کمرے میں گھس جاتی ہو۔تو ہمیں کیا کوئی الہام ہو گا کہ یہ محترمہ دکھی ہے؟؟ ہمارے ساتھ بیٹھنا تمہیں ویسے پسند نہیں اور اب الزام ہمیں دے رہی ہو؟" ندا عباسی غصّے سے چلائیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انھیں زوبیہ کا یوں الزام دینا پسند نہیں آیا تھا۔ لیکن یہ الزام تو نہیں تھا۔ یہ تو حقیقت تھی اور ہر حقیقت سننے والی نہیں ہوتی اور ہر حقیقت کہنے والی نہیں ہوتی۔

"ہاں۔۔ہاں...! قصور سب میرا ہے کن پارساؤں میں آ گئی ہوں۔۔۔وحشت ہوتی ہے مجھے۔ اس گھر میں قدم رکھنے کو بھی دل نہیں کرتا۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔یہاں سکون ملے گا۔۔ جس دن اس گھر میں سکون ہو گا نا اس دن میں نہیں ہوں گی۔۔۔"اس نے روتے ہوئے پورے گھر پر نظریں دوڑائیں اور گھر سے نکل گئی۔

"پھر بیٹی تو آپ کی ہی ہے نا۔ زبان دراز نا ہوتی تو پھر پہچان کیسے ہوتی۔۔۔"ندا عباسی احمد صاحب کی طرف سیدھی ہو گئیں۔

وہ حال دل سنا تو گئی لیکن سنا یا تو انہیں جاتا ہے جنہیں فرق بھی پڑے اور یہاں ایسا کچھ بھی ہونے والا نہیں تھا۔ انھوں نے اس کی بات ایک کان سے سنی دوسرے سے نکال دی۔

بیٹیاں تو پھر باپ کی جان ہوا کرتی ہیں اور زوبیہ جب بھی غلطی کرتی تو احمد عباسی کو یہ بات سننا پڑتی تھی کہ آپکی بیٹی ہے اسی لیے تو ایسی ہے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھو میرا بیٹا بھی تو ہے میرا فرمابردار۔۔۔مجال ہے کبھی زبان درازی کی ہو۔۔"ندا بیگم نے شہریار کی طرف دیکھا اور فخر سے کہا۔

"امی! فیونا کو ہاتھ بھی نہ لگایئے گا۔میں پھر سے یاددہانی کروا رہا ہوں۔"کہتا ہوا شہریار بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں بیٹا تو تم پہ ہی گیا ہے۔۔۔فرمابردار بیٹا۔"احمد صاحب کا لہجہ طنزیہ تھا اور شہریار کی بات نے ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجادی تھی۔

ندا بیگم نے حیران زدہ نظر پہلے شہریار پر ڈالی اور پھر سختی سے وہی نظریں احمد صاحب کو گھورنے لگیں۔

زوبیہ کی گاڑی یونیورسٹی کے باہر رکی۔اس نے آنسو صاف کیے اور گاڑی پارک کر کے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"ہیلو۔۔۔زوبیہ کیسی ہو؟؟"مریم نے اسے کلاس میں آتے دیکھا تو بولی۔

"ٹھیک ہوں۔۔"

"آنکھیں سوجی ہوئی ہیں۔۔سب ٹھیک ہے؟؟"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں ٹھیک ہوں۔۔"

"یار تم میرے ساتھ تو شیئر کر سکتی ہو۔۔"مریم کے لہجے میں اپنائیت کا احساس تھا۔

"کہا نا ٹھیک ہوں اور کتنی بار کہا ہے کہ مجھے تم سے بات کرنا نہیں پسند۔پھر کیوں کرتی ہو؟"وہ غصّے میں بولی۔

"تمہیں نہیں پسند لیکن مجھے تم سے بات کرنا پسند ہے۔"مریم کو اس کا غصّہ کرنا برا نہیں لگا تھا۔

"چپ کر جاؤ یار۔۔۔"وہ چڑ کر بولی۔

"زوبیہ۔۔۔۔!"مریم کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اسی وقت سر کلاس میں داخل ہوئے۔مریم سیدھی ہوئی۔

پندرہ منٹ بھی کلاس میں بیٹھنا زوبیہ کو محال لگ رہے تھے۔وہ اٹھی اور باہر سیڑھیوں پر آ بیٹھی۔

اس کے ذہن میں پریشانی چل رہی تھی وہ اٹھ کر اِدھر اُدھر چکر لگانے لگی۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ایسا کیا کرے کہ صبح کی لڑائی کو بھول جائے اور اس کا موڈ ٹھیک ہو جائے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچانک ہی زوبیہ کو خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئیں۔وہ ایک دم رکی اور پیچھے مڑ کر ان نظروں کو تلاش کرنے لگی۔ لیکن اسے کوئی نظر نہ آیا۔

یہ نظریں زوبیہ کافی دیر سے محسوس کر رہی تھی۔ مگر دیکھنے پر نظر نہیں آتی تھیں۔

ہر طرف سٹوڈنٹس کا ہجوم تھا کوئی بیٹھا باتوں میں مشغول تو کوئی مٹر گشتی کرتا گروپ۔۔وہ اتنے بڑے ہجوم میں کس کی نظروں کو الزام دیتی۔اس نے اپنی نظریں چاروں اطراف گھمائیں۔

اچانک اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔یوں ایک دم اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کر کے وہ ڈر گئی اور پیچھے مڑی۔

"کیا ہو گیا زوبیہ میں ہوں۔۔"مریم اس کی آنکھوں میں ڈر دیکھ چکی تھی۔

"ہاں تم۔۔۔کیا ہوا؟کوئی کام تھا۔۔؟۔

"نہیں کوئی کام تو نہیں تھا۔لیکن تم کیوں ڈری ہوئی ہو۔۔؟"

"پتہ نہیں یار کچھ دنوں سے مجھے ایسے لگ رہا ہے جیسے کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہو۔۔۔۔"زوبیہ نے نظریں چاروں اطراف گھماتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔لیکن میں نے ایسا کچھ محسوس نہیں کیا۔"

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتہ نہیں کیا چکر ہے۔۔۔۔لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں کسی کی نظروں کے حصار میں ہوں۔۔"

زوبیہ ڈری ڈری سی تھی۔وہ کچھ گھر کو لے کر پریشان تھی اور پھر ان نظروں کو خود پہ محسوس کر کے وہ اور پریشان ہو گئی۔

"غلط فہمی ہوئی ہو گی تمہیں۔۔۔۔اگنور کرو تم۔۔۔"مریم نے اس کا دھیان بھٹکانا چاہا۔

مریم کر بھی کیا سکتی تھی۔جب اس نے کوئی نظر خود پر محسوس ہی نہیں کی تھی۔ایسے میں تو وہ صرف زوبیہ کا دھیان ہی بھٹکا سکتی ہے اور وہ یہ ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"غلط فہمی۔۔۔۔یار تمہیں لگتا ہے یہ غلط فہمی ہو گی۔۔؟۔زوبیہ اپنے لفظوں پر زور دینے لگی۔

"دیکھو غلط فہمی ایک بار ہوتی ہے،دو بار ہوتی ہے۔لیکن میرے ساتھ یہ بار بار ہو رہا ہے ۔۔۔۔"اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"چلو اگر ایسا کچھ ہے بھی تو تم پریشان نا ہو۔۔۔۔اس نے تمہارا کچھ بگاڑا تو نہیں نا۔۔۔۔"مریم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے سمجھانے لگی۔

"ہممممم۔۔۔۔۔"زوبیہ مزید اس بات پر بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس نے خود کو نارمل کرنا چاہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن ان نگاہوں نے اس کے دل میں کہیں جگہ بنالی تھی۔

اسے جب ان نگاہوں کا حصار محسوس ہوتا تو وہ خوفزدہ ہو جاتی تھی۔

"چلو کیفے چلتے ہیں۔کچھ کھاتے ہیں۔۔۔"مریم کہتے ہوئے کیفے کی جانب بڑھی۔

"تم جاؤ مجھے نہیں جانا۔۔"زوبیہ نے جانے سے صاف انکار کردیا اور اس کی نظریں پھر سے گھومنے لگیں۔

"مجھے پتہ ہے تم ناشتہ تو کر کے آئی نہیں ہو گی۔۔۔اس لیے چپ چاپ چلو میرے ساتھ ۔۔"مریم پیچھے مڑی اور اس کا بازو پکڑ کر زبردستی لے جانے لگی۔

"یار یہ کیا زبردستی ہے۔۔۔؟"زوبیہ اکتاتے ہوئے بولی۔

بھوک تو اسے لگی ہوئی تھی۔لیکن ابھی وہ کچھ کھانے کے موڈ میں بھی نہیں تھی۔

"ہاں زبردستی ہی سمجھ لو۔۔۔چلنا تو پڑے گا تمہیں۔۔۔"مریم ہنستے ہوئے اسے لے جانے لگی۔

مریم بہت خوش مزاج لڑکی تھی اور زوبیہ کو اپنی دوست مانتی تھی۔دوست کہنا کم پڑے گا وہ اس کو اپنی بہن مانتی تھی۔کیونکہ مریم اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔کہیں نا کہیں اسے یہ بات بہت محسوس ہوتی تھی۔وہ خود کو اکیلا محسوس کرتی۔وہ چاہتی تھی کہ میرا بھی کوئی بہن بھائی ہو

www.novelsclubb.com

جس سے وہ دل کی باتیں کرے اس کو تنگ کرے۔چیزوں کی اہمیت صرف وہ لوگ جانتے ہیں جن کے پاس وہ چیز نہیں ہوتی۔۔اور اس وقت اس کی اہمیت مریم سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا۔

زوبیہ زیادہ فری نہیں ہوتی تھی۔اس لیے نہیں کہ وہ اسے پسند نہیں تھی۔بلکہ اس لیے کہ وہ لوگوں سے خوفزدہ رہتی تھی۔

اس کو خوفزدہ کرنے والے اس کے اپنے تھے۔اس لیے وہ ہر انسان کو ایک ہی ترازو میں تولا کرتی تھی۔وہ لوگوں کے ہاتھوں ٹوٹنا افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔اس لیے کسی سے بات بھی کم ہی کرتی جو اسے بلا لے اس کا دوٹوک جواب دے دیا کرتی۔

لیکن اس بات سے مریم کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔وہ زوبیہ کی نیچر سے بخوبی واقف تھی اسی لیے اس نے کبھی اس کی کسی بات کا برا نہیں منایا۔وہ دل سے زوبیہ سے محبت کرتی تھی اس کی فکر کرتی تھی اور اس بات سے زوبیہ واقف تھی۔

"مریم۔۔۔!"زوبیہ مریم کے سامنے بیٹھی مریم کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی جبکہ مریم نان چنے کھانے میں مصروف تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مریم نے زوبیہ کی آواز پر سر اوپر اٹھایا۔

"ہاں کیا ہوا..؟اور کھا کیوں نہیں رہی کھاؤنا۔۔!"

مریم نے چائے کا کپ منہ کو لگایا اور زوبیہ کو کھانے کی طرف اشارہ کیا۔

"تم میرا اتنا خیال کیوں کرتی ہو۔۔؟"زوبیہ صبح کی بات بھول چکی تھی اور اس کا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا۔وہ مسکراتے ہوئے مریم کو کہنے لگی۔

"کیونکہ میں تم سے بہت نفرت کرتی ہوں۔۔۔"مریم نے ہنستے ہوئے کہا اور نوالا بنانے لگی۔

"نفرت تو نہیں کرتی یہ تو میں جانتی ہوں۔۔۔"زوبیہ چائے کے کپ کے کناروں پر انگلی پھیرتے ہوئے بولی۔

"اگر نفرت نہیں کرتی تو پیچھے جو رہ گیا ہے میں وہ کرتی ہوں گی۔۔۔"

وہ صاف لفظوں میں کیوں نہیں کہہ دیتی کہ ہاں زوبیہ محبت کرتی ہوں۔لیکن باتوں کو گھمانا دونوں اچھے سے جانتی تھیں۔

اگلے کو اپنی پہیلیوں میں پھنسانا بھی کسی کسی کو آتا تھا۔۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں برا نہیں لگتا جب میں غصّہ کرتی ہوں۔۔۔؟ میں تو تمہاری اس طرح کیئر بھی نہیں کرتی جس طرح تم میری کرتی ہو۔۔۔"

زوبیہ سننا کیا چاہتی تھی۔ کیا وہ دل کی تسلی کر رہی تھی کہ مریم اسے دل سے دوست مانتی بھی ہے یا نہیں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔

مریم ناشتہ کر چکی تھی اس نے ٹشوز سے اپنے ہاتھ صاف کیے اور میز پر دونوں بازوں رکھ کے آگے کو جھکی۔

"دیکھو ہم جن سے محبت کرتے ہیں نا ان سے زرا برابر بھی محبت نہیں مانگنی چاہیے کیونکہ ہم نے محبت کی ہے کوئی تجارت نہیں۔۔۔۔۔"۔

"تم کرو چاہے نا کرو میں تمہیں ایسے ہی ملوں گی محبت کرتی ہوئی تم میری پہلی اور آخری دوست ہو۔"

زوبیہ چپ چاپ اس کے چہرے کو دیکھتی رہی اور اس کی باتیں سنتی رہی وہ کسی کے لئے اہم بھی ہوسکتی تھی اس نے کبھی سوچا بھی نا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو اب ناشتہ کر لو۔۔۔میں تو کر چکی ناشتہ ورنہ مجھ میں ابھی بھی اتنی گنجائش ہے کہ یہ بھی کھا جاؤں۔۔۔"اس نے کھانے کی طرف اشارہ کیا۔جو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا زوبیہ مجھے تم کھا جاؤ ورنہ مریم مجھے بھی نہیں چھوڑے گی۔

زوبیہ نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹائیں اور کھانا کھانے لگی۔اس کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔جیسے اسے خود کا کسی کے لئے اہم ہونا بہت پسند آیا ہو۔

مریم چائے پینے لگی اور زوبیہ کو دیکھ کر دبی دبی مسکرانے لگی

"پاگل کہیں کی۔۔۔"ہنستے ہوئے مریم نے زوبیہ کے چہرے سے نظریں ہٹائیں اور چائے کی طرف متوجہ ہوئی۔

شہریار لان میں داخل ہوا جہاں ندا بیگم صوفے پر بیٹھیں موبائل چلا رہی تھیں اور سامنے ٹی وی چل رہا تھا۔

"امی میں جا رہا ہوں دوستوں کے ساتھ۔۔۔ہو سکتا ہے مجھے رات کو آنے میں دیر ہو جائے۔۔۔"اس نے گھڑی پہنتے ہوئے کہا۔وہ تیار لگ رہا تھا اس کی بھوری آنکھیں الگ ہی منظر پیش کر رہی تھیں بال اس نے اچھے سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔کالی جینز اور کالی ہڈی پہن رکھی تھی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔وہ عام حالت میں بھی تیار شدہ ہی لگتا تھا۔وہ دونوں بہن بھائی بلا کے خوبصورت تھے۔ان کی آنکھوں میں الگ ہی کشش تھی۔

دیکھنے میں تو وہ کالی لگتی تھی لیکن قریب اور غور سے دیکھنے پر معلوم پڑتا تھا کہ وہ بھوری آنکھوں کے حامل بچے ہیں۔

لیکن ان کی آنکھوں میں دیکھنا اتنا آسان نہیں تھا کیونکہ اس کی اجازت وہ کم ہی کسی کو دیتے تھے۔کسی کی خود پر نظریں محسوس کر کے اپنی نظریں چرا لینا ان کے خون میں شامل تھا۔نا خود وہ کسی پر غور کرتے اور نا کسی کو کرنے دیتے۔

اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا تو حیا کی نشانی ہے اور حیا ان میں تھی۔

"کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟؟امی نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔

"دوستوں کے ساتھ پلان بنا ہے۔آپ کو ہادی یاد ہے میرا دوست؟؟....ان کی فیملی شفٹ ہو رہی ہے دبئی۔۔۔بس اس کے لیے پارٹی رکھی ہے۔۔۔"وہ امی کو جانے کی وجہ بتانے لگا۔

"اچھا۔۔۔لیکن ٹائم سے آجانا۔تمہارے ابا غصّہ کریں گے پھر۔۔۔"ندا بیگم نے سرسری نظر شہریار پر ڈالی اور پھر موبائل چلانے لگیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امی کوشش کروں گا کہ وقت پر آجاؤں اگر تھوڑی دیر ہوگئی تو سنبھال لیجئے گا۔۔۔" کہتے ہوئے اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا۔

شام کے پانچ بج رہے تھے جب زوبیہ کی گاڑی ایک دکان کے باہر رکی۔اس نے گاڑی ایک سائیڈ پر پارک کی اور دکان میں داخل ہوگئی۔

یہ علی نامی بزرگ کی دکان تھی جو دیکھنے میں تو پرانی لگتی تھی۔لیکن دکان کا کیا کرنا ہے ہمیں چیزوں سے مطلب ہونا چاہیے اور علی بابا کی دکان میں قدیم زمانے کے شوپیس تھے اور گھر کو سجانے کے لئے کانچ کے شوپیس بھی موجود تھے۔

زوبیہ ہمیشہ اپنے کمرے کے لئے اسی دکان سے خریداری کرتی تھی۔وہ آج بھی خریداری کے لئے ہی آئی تھی۔

اس نے ایک ایک چیز پر گہری نظر ماری۔اچانک اس کی سماعتوں سے کانچ کی آواز ٹکرائی وہ وہی رک گئی اور آواز کا پیچھا کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی نظر ونڈ بیلز پر پڑی جو دکان کے آخر پر دیوار کے ساتھ لٹکائی گئی تھیں۔وہ ساری ونڈ بیلز کانچ کی بنی ہوئی تھیں۔

زوبیہ نے ایک ونڈ بیل خریدی۔پھر آگے بڑھی۔

زوبیہ علی بابا کے پاس پہنچی۔انھیں سلام کیا۔

"السلام علیکم" علی بابا۔

علی بابا دھیڑ عمر شخص تھے۔یہ ان کے آرام کی عمر تھی لیکن وہ کما رہے تھے۔اور پھر گھر چلانے کے لئے گھروں سے نکلنا ہی پڑتا ہے۔سکون کمانے کے لئے سکون چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔

وہ اس غم میں بھی کام کر رہے تھے۔اس بات کو لے کر اکثر زوبیہ سوچا بھی کرتی تھی۔پھر وہ یہ سوچ کر ان خیالات کو جھٹک دیتی۔کہ وہ غریب ہونگے۔گھر میں ان کے علاوہ کمانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

کیا لوگ صرف کمانے کے لئے محنت کرتے ہیں۔۔؟کیا ان کو گھر کے حالات ہی یہاں تک لاتے ہیں؟؟۔

علی بابا کے کام کرنے کے پیچھے کیا وجہ ہو سکتی تھی۔؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام!" کیسی ہے زوبیہ بیٹی؟" ناجانے کیوں لیکن علی بابا زوبیہ سے بہت پیار کرتے تھے۔زوبیہ بھی علی بابا کا احترام کرتی تھی۔سب انہیں علی بابا کے نام سے ہی پکارتے تھے۔زوبیہ اپنے کمرے کی ہر چیز انہی سے بنواتی۔کیونکہ وہ جیسے کہتی علی بابا ویسی ہی چیز بنا کر اسے دے دیتے۔

"جی بابا ٹھیک۔آپ کیسے ہیں۔؟؟

"تمہیں دیکھ لیا اب بلکل ٹھیک ہوں۔" زوبیہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے لگے۔

"بابا آپ ہمیشہ اداس کیوں رہتے ہیں؟۔۔اگر پیسوں کی ضرورت ہے تو آپ مجھ سے کہہ سکتے ہیں۔۔۔"

اداسی ان کے چہرے پر واضح تھی۔زوبیہ نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"بس کچھ نہیں۔۔۔۔" انہوں نے مختصر جواب دیا۔

"مجھے نہیں بتائیں گے آپ۔۔۔"

زوبیہ نے منتظر نگاہوں سے دیکھا۔

"کبھی فرصت ملی تو بتاؤں گا۔۔۔۔جو معاملہ مجھے کھا گیا۔۔۔۔"


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ سوچوں میں ڈوبے ہوئے بولے۔

"ٹھیک ہے بابا۔۔۔وعدہ کریں آپ مجھے بتائیں گے۔۔۔"اس نے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"انہوں نے ہاتھ ملایا اور ساتھ دکھ بھرا مسکرا دیے۔

"مجھے کچھ آرڈر کرنا ہے مجھے پتہ ہے آپ بنا سکتے ہیں آپ بنا دیں گے۔مجھے جلدی نہیں ہے بے شک آرام سے بنا دیجیئے گا۔"

"ہاں جی بیٹا بتاؤ کیا بنوانا ہے۔۔۔؟"علی بابا زوبیہ کے قریب کرسی پر بیٹھ گئے۔

اس نے ساری تفصیل سمجھائی جو کے علی بابا اچھے سے سمجھ گئے تھے۔

"ٹھیک ہے بیٹا بن جائے گا۔۔۔"انہوں نے زوبیہ کو تسلی دی۔

زوبیہ نے ونڈ بیل کی پیمنٹ کی، پھر انکا شکریہ ادا کیا اور دکان سے باہر نکل آئی۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور مین روڈ پر دوڑا دی۔

گھر پہنچتے ہی اس نے ملازم کو اشارہ کیا کہ وہ گاڑی سے بوکس احتیاط سے اس کے کمرے میں لے آئیں اور خود وہ بڑے بڑے قدم رکھتی اپنے کمرے میں پہنچ گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے بیگ بیڈ پر رکھا اور وہی بیڈ پر گر گئی۔فیونا کہیں سے نکل کر اس کے اوپر چڑھ دوڑی۔

"کیسی ہو دوست۔۔؟"زوبیہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"اچھا آج میں کچھ لائی ہوں تم دیکھو گی تو خوش ہو گی مجھے پتہ ہے"وہ فیونا سے ایسے باتیں کرتی تھی جیسے وہ اس کی باتیں سمجھتی ہو۔

دروازے پر دستک ہوئی۔زوبیہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"آجاؤ۔۔!"اس نے اندر آنے کی اجازت دی۔جس پر ملازم بوکس ہاتھ میں لیے کمرے میں داخل ہوا۔

"آپ کے لئے کھانا لگائیں۔"بوکس رکھتے ہوئے ندیم بولا۔

"گھر میں آج اتنی خاموشی ہے۔سب کہیں گئے ہوئے ہیں کیا؟"زوبیہ نے جواب دینے کی بجائے پھر سوال کیا۔

"جی!بڑے مالک اور مالکن کو کسی دعوت پر جانا تھا اور چھوٹے مالک بھی کسی دوست کے ہاں گئے ہوئے ہیں۔"ندیم احتراماً نظریں جھکائے بول رہا تھا۔

"کب تک آنا ہے انہوں نے۔؟"اس نے پھر سوال کیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی گیارہ بجے کا کہہ رہے تھے۔" وہ بھی ہر سوال کا جواب رکھتا تھا۔

"پھر ٹھیک ہے۔اب لگاؤ کھانا۔میں فریش ہو کر آتی ہوں۔" اس نے حکم دیا اور اٹھ کر وارڈروب کھولی اور کپڑے نکال کر باتھ روم میں چلی گئی۔

"جی ٹھیک ہے۔" وہ احتراماً سر جھکائے کمرے سے نکل گیا۔

زوبیہ فریش ہوئی اور سیڑھیاں اترنے لگی۔فیونا بھی زوبیہ کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگی۔ وہ گرے سادہ شلوار قمیض میں ملبوس تھی اور بڑا سادوپٹہ اس نے کندھوں پر پھیلار کھا تھا۔ شہریار کی طرح اسکی آنکھوں میں بھی بہت کشش تھی۔وہ دونوں بہن بھائی بہت خوبصورت تھے۔انہیں تیار ہونے کی خاص ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ان کی سادگی میں ہی قیامت کی ادا تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے کھانا شروع کیا اور نادیہ آپا کو آواز لگائی۔

"جی۔۔۔۔!"

"فیونا کا کھانا یہیں لا دیں پلیز۔۔۔امی کونسا گھر پر ہیں۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔" کہتی ہوئی وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی اور فیونا کا کھانا فیونا کی پلیٹ میں ڈال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

کھانے سے فارغ ہو کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

شہریار اپنے دوستوں کے ہمراہ ایک رستوران میں موجود تھا۔

یہ رستوران کافی بڑا اور مہنگا لگ رہا تھا۔اس وقت شہریار کے ساتھ ہادی، رافع، شاہنواز اور ہادی کے دو کزنز ایک عالیان اور دوسرا دخان موجود تھے۔وہ سب ہم عمر دوست تھے۔دخان اسلام آباد رہتا تھا اور بزنس کر رہا تھا۔دیکھنے میں بھی اچھی پرسنیلٹی کا مالک تھا اور

عالیان زیادہ تر ترکی میں رہتا تھا۔اسکی فیملی وہی رہتی تھی۔وہ اکثر ہی پاکستان میں چکر لگانے آجایا کرتا۔اسے پاکستان سے الگ ہی پیار تھا کیونکہ اس کا بچپن پاکستان میں گزرا تھا۔ہادی ،عالیان اور دخان کی دوستی بھی کافی گہری تھی لیکن پھر خاندانی جھگڑوں کی وجہ سے سارا خاندان الگ الگ ہو گیا۔

دخان کی فیملی اسلام آباد شفٹ ہو گئی اور عالیان کے ابا کا ترکی میں بزنس سیٹل ہو گیا اس لیے وہ وہاں شفٹ ہو گئے اور رہا ہادی وہ وہی کراچی میں رہ گیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن مزے کی بات یہ تھی کہ خاندانی جھگڑوں نے ان کی دوستی کو متاثر نہیں کیا تھا۔وہ کبھی اپنے والدین کے جھگڑے خود میں لے کر نہیں آئے اور ہونا بھی ایسے ہی چاہیے۔ان کی لڑائیاں اپنی جگہ اور اپنی دوستیاں اپنی جگہ۔

"ویٹر۔۔۔۔۔!" شہریار نے اپنا دائیاں بازو اوپر اٹھایا اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ایک لڑکے کو پکارا۔

"جی سر۔۔۔" وہ ادب سے چلتا ہوا ان کے پاس آیا۔

"آرڈر لکھو۔۔۔"

"جی سر بولیں۔۔" اس نے کاپی پنسل نکالی اور انکا آرڈر غور سے سننے لگا۔

"میں تو صرف پیزا لوں گا۔۔۔تم لوگ دیکھ لو کیا آرڈر کرنا ہے۔۔۔" شہریار دوستوں کی طرف متوجہ ہوا۔

پھر سب نے اپنا اپنا آرڈر لکھوایا اور ویٹر تیز تیز نوٹ کرنے لگا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔۔۔؟" شہریار نے ویٹر کو ایک نظر دیکھتے ہوئے پوچھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دیکھنے میں شہریار سے تھوڑا چھوٹا ہی لگتا تھا۔ گندمی رنگت، کالے بال جو اچھے سے سیٹ کر رکھے تھے، وہ ویٹر کے یونیفارم میں اچھا لگ رہا تھا۔

"سوہیل۔۔۔ محمد سوہیل نام ہے میرا۔۔۔" اس نے مختصر جواب دیا۔

"اچھا۔۔۔ کتنی دیر میں آرڈر تیار ہو جائے گا؟" شہریار نے پھر سوال کیا۔

"بس پندرہ، بیس منٹ میں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔"

"اب میں جاؤں۔۔؟" سوہیل نے اجازت طلب کی۔

"ہاں جاؤ۔۔" کہتے ہوئے شہریار دوستوں کے ساتھ باتوں میں مگن ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

پندرہ منٹ بعد ان کی میز کھانوں سے سجی ہوئی تھی۔

کھانا شروع کیا گیا۔ ویسے تو سب نے اپنا اپنا آرڈر کیا تھا۔ لیکن کھانے کے وقت کیا کس کا یہ کسی کو بھی نہیں پتہ تھا۔

کھانا کھایا، پیمنٹ کی اور پھر رستوران سے نکل کھڑے ہوئے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہاں جانے کے ارادے ہیں اب۔۔۔؟" عالیان نے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا۔

"یار میں تو گھر چلوں گا کیونکہ کافی وقت ہو چکا ہے اور اگر بابا گھر آ گئے ہوئے تو میری خیر نہیں۔۔۔" شہریار نے گھڑی کو دیکھا اور پھر وضاحت دی۔

"یار کیا ہے ابھی گیارہ ہی تو بج رہے ہیں۔ چلے جانا گھر بھی۔ آؤ بیچ پر چلتے ہیں۔۔" ہادی نے فوراً کہا۔

آج اس کی آخری رات تھی کراچی میں۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ رات وہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوب مٹر گشتی کرے۔

"ٹھیک ہے چلتے ہیں لیکن زیادہ وقت نہیں لگانا جلدی نکلیں گے وہاں سے۔۔۔" شہریار نے موبائل کو آن کرتے ہوئے کہا۔

"گھر سے کسی کا فون نہیں آیا۔۔۔ چلو شکر ہے" اس نے خود کو تسلی دی۔

سب اپنی گاڑیوں میں بیٹھے اور آڑا لے گئے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاڑی کا ہارن سنتے ہی گارڈ نے دروازہ کھولا۔احمد عباسی نے گاڑی پارک کی اور مین ڈور کی طرف بڑھے۔

ان کی نظر زوبیہ کی کار پر پڑی۔وہاں انہیں شہریار کی کار نظر نا آئی۔ان کے چلتے قدم وہی رکے۔

"شہریار گھر نہیں آیا کیا۔۔؟"انہوں نے پیچھے مڑ کر گارڈ سے پوچھا۔

"جی نہیں سر۔۔۔!"اس نے جھکی نظروں کے ساتھ مختصر جواب دیا۔

ان کا موڈ وہی بدل گیا اور ندا عباسی پہلے ہی اندر جا چکی تھیں۔

وہ بھی مین ڈور سے اندر داخل ہوئے اور لونگ روم کی طرف بڑھ گئے۔

ندا بیگم پہلے سے ہی وہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"شہریار کہاں ہے۔۔۔؟"احمد صاحب نے غصے میں لیکن دھیمی آواز میں کہا۔

"آجائے گا۔۔۔فکر مت کریں۔۔"ندا بیگم نے انکا غصّہ اگنور کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔

"اس کا مطلب تمہیں پتہ ہے وہ کہاں ہے۔۔؟"انہوں نے غصے سے ندا بیگم کو دیکھا۔

"پتہ ہے مجھے۔۔۔دوستوں کے ساتھ گیا ہے۔کل اس کے دوست کی فلائٹ ہے دبئی کی۔اس لیے ان کا کوئی پلان بنا تھا۔"ندا بیگم وضاحت دینے لگیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وقت دیکھ رہی ہو۔۔۔!"انہوں نے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔جہاں بارہ بج رہے تھے۔

"کیا ہو گیا۔۔بچہ نہیں ہے وہ آجائے گا۔۔۔اور ہم بھی تو ابھی آئے ہیں۔"ندا بیگم نے چڑ کر کہا ۔

آخری بات پر احمد صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"اب بچوں کا مقابلہ ہم سے کرو گی تم۔۔۔۔تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔"غصے میں کہتے ہوئے لونگ روم سے نکل گئے۔

"نا کیا کرو پھر بات۔۔۔"ندا بیگم اپنی جگہ سے اٹھ کر اونچی آواز میں بولیں۔

"صاحب زادے کو کال کرو اور گھر آنے کا کہو۔ورنہ میں کروں گا۔۔۔"پیچھے مڑ کر ندا بیگم کو انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سیڑھیاں چڑھ گئے۔

-----*-----*----*-----


www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

الارم کی آواز سن کر زوبیہ کی آنکھ کھل گئی۔اس نے انگڑائی لیتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں صبح کے سات بج رہے تھے۔

وہ اٹھی اور باتھ روم میں چلی گئی۔

وہ باتھ روم سے باہر آئی۔اس نے کالے رنگ کی سادہ شلوار قمیض پہن رکھی تھی،سادہ کالا دوپٹہ جو کندھوں پر پھیلایا ہوا تھا۔

زوبیہ نے وارڈروب کھولی،کالے رنگ کے شوز نکالے جس پر دو چھوٹے چھوٹے ٹسلز لگے ہوئے تھے۔

کالے بال جو کندھوں پر پڑ رہے تھے،شفاف رنگت،زوبیہ یونیورسٹی کے لئے تیار تھی۔اس نے آنکھیں بند کر کے لمبا سانس کھینچا۔

"فیونا جا رہی ہوں میں۔اپنا خیال رکھنا۔"فیونا اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

زوبیہ نے پانچ منٹ اسے پیار کیا اور پھر اٹھ کر اسکی پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگی۔

یہ پڑا ہے کھانا اور اپنا خیال رکھنا۔"کہتے ہوئے زوبیہ نے بیگ اٹھایا اور کمرے سے نکل گئی۔

اس نے کمرے کو باہر سے لاک کیا اور نیچے کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"جا رہی ہو؟" امی نے آواز لگائی۔

"جی۔۔" زوبیہ رک گئی۔

"بیٹا ادھر آؤ، بیٹھو اور ناشتہ کرو۔ پھر چلی جانا۔" ابا نے نرم لہجے میں کہا۔

وہ چپ چاپ کھانے کی میز پر جا بیٹھی۔

امی نے اسے پراٹھا نکال کر دیا۔ اس نے آنڈا لیا اور ناشتہ کرنے لگی۔

"پڑھائی کیسی جا رہی ؟۔۔۔" احمد صاحب نے زوبیہ پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے سوال کیا۔

"اچھی جا رہی ہے۔ آپ بتائیں آفس کیسا جا رہا۔۔؟"

"ماشاءاللہ بہت اچھا۔۔۔ بس کسی کے سہارے کی ضرورت ہے" احمد صاحب چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولے۔

"تو شہریار بھائی کو لے جائیں ساتھ۔۔۔۔" زوبیہ کے دماغ میں اس وقت یہی بہتر آئیڈیا آیا تھا۔

"اس صاحب زادے کی سیر و تفریح ختم ہو تبھی تو ہے۔۔۔"

"آپ تو میرے بیٹے کے ہی پیچھے پڑے رہا کریں۔۔۔۔ کر لے گا کام وہ بھی۔ابھی عمر ہی کیا ہے اس کی۔۔۔" ندا بیگم شہریار کی حمایت میں بولیں۔

"بس تمہاری ماں کی اس سائیڈ لینے کی وجہ سے تمہارا بھائی کچھ کر نہیں پا رہا۔" احمد صاحب ندا بیگم کو نظر انداز کر کے زوبیہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

اب وہ کیا کہہ سکتی تھی۔وہ چپ چاپ دونوں کی باتیں سنتی رہی۔

زوبیہ ناشتہ کرتے ہوئے کبھی امی تو کبھی بابا کے چہرے کو دیکھنے لگتی۔

"کر لے گا۔۔۔مجھے پتہ ہے۔" امی کو اپنے بیٹے پر فخر تھا۔شہریار ہمیشہ سے ہی ندا بیگم کا لاڈلا رہا تھا اور زوبیہ اپنے بابا کی لاڈلی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

"ناشتے پر کیوں نہیں آیا وہ۔۔۔؟" احمد صاحب سوالیہ نظروں سے ندا بیگم کو دیکھنے لگے۔

ندا بیگم چپ رہیں اور زوبیہ کو اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔

"وہ گھر آیا بھی ہے یا نہیں۔۔۔؟" پھر نیا سوال احمد صاحب کی طرف سے ملا۔

اب کی بار ان کے لہجے میں غصّہ تھا۔

"آ گیا ہے۔۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔ پیچھے ہی پڑھ گئے ہیں آپ تو۔۔۔" انہوں نے منہ بسورتے ہوئے جوس والا جگ اٹھایا، جوس گلاس میں ڈالا اور منہ کو لگا لیا۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے میں اب چلتی ہوں۔اپنا خیال رکھیے گا۔اللہ حافظ۔" کہتے ہوئے وہ اٹھی اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔

زوبیہ کی گاڑی حبیب یونیورسٹی کے باہر رکی۔اس نے گاڑی پارک کی اور یونیورسٹی کی طرف بڑھ گئی۔

چلتے چلتے اسے وہ ایک دم رکھی۔اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے پیچھے آرہا ہے۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔لیکن ایسا وہاں کوئی بھی نہیں تھا جس پر وہ شک کرتی۔

اس کے پاس سے پانچ سٹوڈنٹس کا گروپ گزرا۔اس نے ایک نظر ان پر ماری۔

"نہیں یہ تو نہیں ہو سکتے۔۔۔" وہ خود کلامی کرنے لگی۔

پھر اسکے پاس سے لڑکیاں، لڑکے بھی گزرے۔وہ سب کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔لیکن کوئی کسی کو کہہ نہیں سکتی تھی کہ کیوں بھئی۔۔۔مجھے کیوں دیکھ رہے ہو۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر اس کے پاس سے دو لڑکے گزرے جن میں سے ایک کا چہرہ غیر واضح تھا کیونکہ اس نے ہڈی سے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اور دوسرا لڑکا جو دیکھنے میں کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔اس سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔

زوبیہ نے ہڈی والے لڑکے کو غور سے دیکھنا چاہا۔مگر کچھ بھی واضع نا ہوا اور وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

زوبیہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔

ندا بیگم نے شہریار کے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔پانچ چھے بار دستک دینے پر جب کوئی جواب نہ ملا تو دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئیں۔انہیں اس بات کا اچھے سے علم تھا کہ شہریار ضرور آج کمرہ لاک کر کے سویا ہوگا اس لئے ندا بیگم اپنے ساتھ چابیاں بھی لائی تھیں۔

"اٹھو شہریار۔۔۔۔!"امی نے اس کا پیر پکڑ کر ہلایا جو کمفرٹر سے باہر نکلا ہوا تھا۔

"ہممم۔۔۔"

وہ پھر سو گیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ندا بیگم نے کمرے کے پردے سائیڈ پر ہٹائے۔ جن کے ہٹنے سے سورج کی روشنی کمرے میں داخل ہونے لگی اور کمرہ روشن ہو گیا۔

"امی یار۔۔۔۔۔نا کریں۔" روشنی اس کے چہرے پر پڑی تو وہ چڑ کر بولا۔

"جلدی سے اٹھ جاؤ گیارہ بج رہے ہیں۔ تمہارے ابا آنے والے ہیں گھر۔ وہ پہلے ہی بہت غصّہ ہیں تم پر۔۔۔۔" شہریار کو اٹھانے کا ان کے دماغ میں یہی آئیڈیا آیا۔

ابا کا نام سن کر وہ اٹھ بیٹھا۔

"بابا تو رات کو آتے ہیں تو آج دن میں کیوں۔۔؟" اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ وہ دھیمی آواز میں بول رہا تھا۔

"تمہیں کہا بھی تھا جلدی آجانا۔ لیکن چار بجے آئے ہو تم۔۔ تمہارے ابا نے مجھ پر پتہ ہے کتنا غصّہ کیا تھا۔" امی اس کے پاس بیٹھ کر اسے صبح کی ساری کہانی سُنانے لگیں۔

"امی میں نے کوشش کی تھی جلدی آنے کی۔۔۔ لیکن دوستوں نے آنے نہیں دیا۔"

"چلو اٹھو فریش ہو کے نیچے آؤ ناشتہ بنا کر دیتی ہوں۔۔" کہتے ہوئے ندا بیگم کمرے سے نکل گئیں۔

بابا کا نام سنتے ہی شہریار کی نیند تو فق سے اڑ گئی تھی۔وہ اٹھا اور باتھ روم میں گھس گیا۔

امی نے ناشتہ میز پر لگا یا اور سربراہی کرسی پر بیٹھ گئیں۔شہریار ان کے دائیں جانب کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"چلے گئے پھر وہ۔۔۔؟"امی نے ہادی کی فیملی کے بارے میں بات کی۔

"جی۔۔۔۔دو بجے کی فلائٹ تھی۔"

"چلو اللہ خیر سے لے کے جائے۔۔!"

"آمین۔۔۔"اس نے نوالا توڑتے ہوئے کہا اس کے بعد میز پر مکمل خاموشی چھا گئی۔

شہریار ناشتہ کرتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"آگے کا کیا ارادہ ہے؟"امی نے پھر بات شروع کی۔

"کیسا ارادہ امی۔۔۔۔؟؟"اس نے سوالیہ نظروں سے امی کو دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔

اسے اس سوال پر حیرت ہوئی تھی۔

"مطلب کہ اب تمہیں اپنے ابا کے ساتھ آفس جانا چاہیے۔اتنے کام ہوتے ہیں وہ تھک جاتے ہیں۔"امی نے پیار سے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا اور سمجھانے لگی۔

"امی ساری زندگی کام ہی تو کرنا ہے۔اب اگر چار دن میں بیٹھ کے کھا رہا ہوں تو کیا ہو گیا۔۔۔"اس کے لہجے میں سردی تھی۔

"سب کہتے ہیں کہ شہریار اتنا بڑا ہو گیا ابھی تک باپ کے پیسوں پر پلتا ہے۔۔۔"

ان کے خاندان سے کافی لوگ اس بات کا طعنہ دے چکے تھے اور پھر کبھی کبھار احمد صاحب بھی کہہ دیتے تھے۔

انہوں نے کبھی جتایا تو نہیں کہ تم میرے پیسوں پر پلتے ہو۔کیونکہ والدین کماتے ہی اولاد کے لئے ہیں۔

اگر اولاد ہی خوش نہ ہو تو کیا فائدہ ایسے پیسے کا۔

"امی جو لوگ کہتے ہیں نا انہیں کہنے دیں۔اپنے بابا کے پیسے کھاتا ہوں ان سے تو کبھی نہیں لیے نا۔۔۔"

"اور امی آپ۔۔۔آپ ان جاہلوں کی باتوں پر اتنا سوچا مت کریں۔بس جلتے ہیں یہ لوگ۔۔۔۔"اس نے گلاس میں جوس ڈالا اور منہ کو لگایا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ امی کی بات کو کم ہی سنجیدگی سے لیتا تھا۔اگر امی کی جگہ احمد صاحب بیٹھے ہوتے تو ناشتے کے بعد شہریار آپ کو تیار نظر آنا تھا۔

کیا لگتا ہے کہیں باہر جانے کے لئے تیار۔۔۔؟

نہیں۔۔نہیں۔۔۔بابا کے ساتھ آفس جانے کے لئے۔

شہریار ان کے غصے سے ڈرتا تھا۔لیکن انہیں بچوں پر کم ہی غصّہ آتا تھا۔

زوبیہ کلاس سے فارغ ہو کر باہر آگئی۔وہ چلتے ہوتے سیڑھیوں کے پاس آئی اور وہی بیگ رکھ کے بیٹھ گئی اور موبائل چلانے لگی۔

اس نے واٹس ایپ آن کیا۔سب سے پہلا میسج مریم کا تھا۔

"زوبیہ آج میں یونی نہیں آسکوں گی۔۔۔کچھ ضروری کام سے جانا تھا مجھے۔۔۔اور ہاں یاد سے ناشتہ کرلینا آج میں نہیں ہوں۔۔تو ناشتے میں کوتاہی مت کرنا۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔"

زوبیہ کے چہرے پر مسکراہٹ واضح تھی۔اس نے سر جھٹک کر موبائل بیگ میں ڈالا اور لائبریری کی طرف چل دی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہمیشہ لائبریری کے آخری کونے والے میز پر بیٹھا کرتی تھی۔ کیونکہ وہاں کم ہی اسٹوڈنٹس بیٹھتے تھے۔اس سائیڈ پر زیادہ سکون ہوتا تھا۔نا کوئی شور، نا کچھ۔

اس نے بیگ رکھا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

اس نے بیگ میں سے ایک کتاب نکالی۔ جسکا نام تھا۔

" Rich dead & poor dead “

اسے پڑھنے لگی۔

اس نے پھر بیگ میں ہاتھ ڈالا۔اب کی بار اس کے ہاتھ میں Acrylic paints اور brushes تھے۔دیکھنے میں تو اس کا بیگ چھوٹا سا تھا لیکن وہ شیخ چیلی کی جادوئی زنبیل کی طرح تھا۔ جس میں جتنا مرضی ڈالتے رہو اس کی جگہ ختم نہیں ہوتی تھی اور زوبیہ نے اس بیچارے بیگ کو شیخ چیلی کی زنبیل ہی سمجھا ہوا تھا۔

اس کے بیگ میں ایک اضافی کتاب ضرور ہوتی تھی۔اس لیے نہیں کہ اسے کتابوں کا مطالعہ کرنا پسند تھا۔ بلکہ اس لیے کہ اسے آرٹ سے بہت لگاؤ تھا۔وہ مختلف قسم کی کتابیں خریدتی۔ پھر


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس پر پینٹنگز کرتی۔ کوئی صفحہ ایسا نہیں تھا جس پر پینٹنگ یا جرنالنگ نا کی گئی ہو۔ وہ کتابوں کو اور خوبصورت بنا دیتی تھی۔

اس نے چیونگم چباتے ہوئے پینٹ برش پر لگایا اور کتاب پر پینٹ کرنے لگی۔

اس کے پاس یہ ایک کتاب نہیں تھی وہ ایک لیتی۔۔۔۔۔پڑھتے پڑھتے اس پر پینٹ کرتی رہتی۔

ہر ویک اینڈ پر وہ کتابوں کی خریداری کرتی تھی اس کے کمرے میں کتابوں کی شیلف بنی ہوئی تھی تو وہ آئے دن نئی کتاب لا کر وہاں جوڑ دیا کرتی۔ لیکن اس کی کوئی بھی کتاب پڑھنے کے قابل نہیں ہوتی تھی۔ دیکھنے کے قابل ہوتی تھی کہ کسی نے کتاب کی خوبصورتی کو کیسے چار چاند لگائے ہیں۔

"آؤ آج اس لڑکی سے بات کر کے دیکھتے ہیں۔۔" دور ایک میز پر ایک گروپ بیٹھا ہوا تھا ان میں سے ایک لڑکی نے کہا۔

وہ چھے لوگوں کا گروپ تھا جس میں تین لڑکے تھے اور تین ہی لڑکیاں تھیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں کافی وقت سے ہم بھی دیکھ رہے ہیں اس لڑکی کو یہ کسی سے بات نہیں کرتی ایسے ہی بیٹھی رہتی ہے۔۔۔۔"ان میں سے ایک لڑکا بولا۔

"تم لوگ بیٹھو میں بات کر کے آتا ہوں۔۔۔اور دیکھ کے آتا ہوں کہ کر کیا رہی ہے وہ دوسری طرف چہرہ کر کے۔۔۔"

ان میں سے ایک لڑکا زوبیہ سے بات کرنے کے لئے اٹھا اور زوبیہ کی طرف بڑھا۔اس کا نام روحان تھا اور انجینیرنگ کا اسٹوڈنٹ تھا۔

اچانک ایک لڑکا روحان اور زوبیہ کے درمیان آگیا اور اس نے روحان کے سینے پر ہاتھ رکھ کے اسے وہی روکا۔

اس لڑکے نے ہڑی سے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اور ماسک میں پہنا ہوا تھا جس سے اس کی پہچان کرنا بہت مشکل تھی۔

"کون ہو تم؟؟؟"

اس نے کوئی بھی جواب دیے بغیر نفی میں اپنا سر ہلایا۔جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ زوبیہ کے پاس تو بلکل بھی نہیں جانا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آہ بھائی!۔۔۔کیا مسئلہ ہے آپ کا میرے راستے میں کیوں آرہے ہو۔۔؟"روحان نے دھیمی مگر غصّے والی آواز میں کہا۔

کیونکہ لائبریری میں شور کی اجازت نہیں تھی شور سے دوسرے اسٹوڈنٹس ڈسٹرب ہوتے ہیں۔

"جو بھی ہوں۔۔۔زوبیہ کے پاس مت جانا وہ کسی سے بات نہیں کرتی۔۔پیچھے مڑ جاؤ۔۔"آخر کار ہڈی والا بول ہی پڑا۔اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔بس پاس کھڑا شخص ہی اسے سن سکتا تھا۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے بات کرنے کا۔۔"کہتا ہوا روحان واپس مڑ گیا اور اپنے گروپ میں آبیٹھا۔

وہ دوبارہ زوبیہ سے کچھ فاصلے پر پڑے میز پر بیٹھ گیا جہاں اس کی کتاب پہلے ہی موجود تھی۔وہ تھوڑی دیر کتاب کو پڑھتا پھر زوبیہ کو دیکھتا اور پھر کتاب میں مشغول ہو جاتا۔

کون تھا وہ جو اس کی چھپ کر حفاظت کر رہا تھا۔؟

اس نے کتاب کے درمیانی صفحات پر رنگ کرنے شروع کیے۔وہ کتاب پر جھکی ہوئی تھی۔اس کے بال کھلے ہونے کی وجہ سے چہرے پر پڑ رہے تھے۔اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں تو جھکنے سے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بند ہوئی ہی محسوس ہوتی تھیں۔وہ بیٹھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔وہ عام لوگوں میں بہت خاص لڑکی لگ رہی تھی۔

یاشاید وہ صرف اسے ہی خاص لگ رہی تھی۔اسے پھر سے محسوس ہوا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہے اور مسکرارہاہے۔

زوبیہ کادھیان کتاب سے ہٹ گیا۔وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔لیکن بے سود۔وہ ان نگاہوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک بار پھر کتاب پر جھک گئی اور رنگ کرنے لگی۔لیکن اس کیلئے اب پینٹنگ پر دھیان لگانا مشکل ہو گیا تھا۔لیکن پھر بھی وہ زبردستی لگی رہی۔

جیسے ہی زوبیہ نظریں گھماتی تو وہ کتاب پڑھنے میں مصروف ہو جاتا جس کی وجہ سے زوبیہ کے لئے اسے ڈھونڈنا مشکل تھا۔

-----*-----*-----*-----

رات ہو چکی تھی سب کھانے کی میز پر جمع تھے۔

سب نے کھانا شروع کیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔" زوبیہ نے دھیمی آواز سے کہا۔

اسے اس بات کا ڈر بھی تھا کہ کہیں اس فرمائش پر وہ غصّہ نا ہو جائیں۔ لیکن وہ اپنے ڈر پر قابو پا کر بولی۔

"پیسے چاہیے بیٹا۔۔۔؟" احمد صاحب نے خود ہی اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ وہ نا مجھے۔۔۔" اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب اس نے شہریار اور امی کی نظروں کو خود پر پایا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"سن رہا ہوں بیٹا۔۔۔ بولو آپ۔۔" بابا کھانے میں مصروف تھے انہوں نے نظریں اٹھائے بغیر کہا۔

"بابا میں اپنا آرٹ سیٹ اپ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔" اس نے ایک نظر امی پر ڈالی، دوسری شہریار پر اور پھر نظریں جھکا گئی۔

"ٹھیک ہے اتنے تو کمرے ہیں کسی میں بھی سیٹ اپ لگا لو۔۔۔۔" احمد صاحب نے اطمینان سے جواب دیا۔

یعنی اسے اجازت مل چکی تھی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں بابا میرا کمرہ ہی کافی کھلا اور بڑا ہے اسی میں سیٹ کر لوں گی۔۔۔۔" اس نے جلدی سے کہا۔ زوبیہ کی خوشی بے قابو ہو رہی تھی۔

یہ خوشی اس کے چہرے پر کوئی بھی دیکھ سکتا تھا۔

"اگر تم اپنے رہائشی کمرے میں ہی آرٹ سیٹ اپ لگانا چاہتی ہو تو تم نیچے والے کمروں میں سے ایک لے لو۔۔۔۔ وہ تو کافی بڑے اور کھلے بھی ہیں۔۔۔۔ اور تمہارے ابا نے تمہارے اور شہریار کے لئے ہی وہ کمرے بنوائے تھے۔ تاکہ اگر تم لوگ اپنا کوئی سیٹ اپ لگانا چاہو تو لگا سکتے ہو۔۔۔۔"

ندا بیگم نے اس سے بھی اچھا مشورہ دیا وہ زوبیہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ چکی تھیں بس اس میں اضافہ کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بیٹے۔۔۔ تمہاری اماں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں تم نیچے والے کمرے میں شفٹ ہو جاؤ۔۔۔۔ وہی رہائش بھی ہو جائے گی اور باقی جو تم چاہو وہ کر سکتی ہو۔" احمد صاحب ندا بیگم کی حمایت میں بولے انہیں ندا بیگم کا مشورہ پسند آیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ شکریہ امی۔۔۔۔ شکریہ بابا۔۔۔" اس نے پورے دل سے شکریہ ادا کیا۔

"کل میں وہ صاف کروادوں گی تم اپنا سامان نیچے لے آنا۔۔۔" امی نے بریانی سے بھرا چمچ منہ میں لے جاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے امی۔۔۔" خوشی میں وہ اُٹھنے لگی تھی کہ شہریار نے اپنی چپ کا روزہ توڑا۔

"بیٹھ جاؤ لڑکی۔۔۔ کھانا تو کھالو۔۔۔"

شہریار کی بات پر زوبیہ شرمندہ سی ہو گئی۔

وہ چپ چاپ بیٹھ گئی اور کھانا کھانے لگی۔

-----*-----*-----*-----

www.novelsclubb.com

دوسرے دن زوبیہ خوشی خوشی اٹھی اور یونی ورسٹی کے لئے تیار تھی۔

اپنا ضروری سامان وہ سوٹ کیس میں کل رات ہی پیک کر چکی تھی تاکہ ندا بیگم کو اس کے کمرے کی سیٹنگ میں کوئی مشکل نا ہو۔

اس نے بیگ کمرے کے باہر کھڑے کیے اور کمرہ لاک کر کے گھر سے نکل گئی۔

گاڑی پارک کر کے وہ یونیورسٹی کے اندر چلی گئی۔

"کیسی ہو۔۔؟"اچانک پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

وہ چونک کر پیچھے مڑی۔

"مریم تم ہو۔۔۔۔یار ڈرا کے رکھ دیا۔۔۔"زوبیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک تو تم ڈرتی بہت ہو۔۔۔"مریم نے اس کے بازو پر ہلکا سا تھپڑ مارا۔

دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگیں۔

"تم نے کل مجھے مس کیا۔۔۔؟"مریم نے سوالیہ نظروں سے زوبیہ کو دیکھا۔

اب اس کا جواب کیا ہو گا ایک حد تک مریم کو اندازہ تھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔"اس نے مریم کو دیکھے بغیر مختصر جواب دیا۔

" کبھی کچھ پتہ رکھ لیا کرو۔۔۔"مریم کو اس سے اسی جواب کی توقع تھی۔

"میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

مریم کو علم تھا کہ زوبیہ دوٹوک بات ہی کرتی ہے جس پر مریم نے کبھی برا نہیں منایا تھا۔

شاید اس کی یہی ادا ظالم تھی۔

www.novelsclubb.com

"ناشتہ کیا۔۔۔؟"مریم کو اچانک ناشتہ یاد آگیا۔

"ہاں بابا کیا ہے۔۔۔اب چھوڑو میری جان۔۔۔۔"اس کی کلاس آچکی تھی۔زوبیہ نے کلاس روم سے باہر رک کر کہا۔

"لیکن میں نے نہیں کیا۔۔۔"مریم نے منہ بناتے ہوئے بولی۔

"جاؤ کرلو۔۔۔کلاس روم آگیا ہے میں جا رہی ہوں کلاس میں۔۔۔"کہتے ہوئے وہ کلاس کی طرف بڑھی۔کہ تبھی

مریم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

"تم یہاں کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔تم میرے ساتھ چلو گی۔۔۔"اس نے زوبیہ کو کھنچا۔

"یار کیا ہے۔۔۔تم جاؤ جا کر کر آؤ ناشتہ۔۔۔۔"زوبیہ نے تنگ آکر کہا۔اس کے لہجے میں غصّہ نہیں تھا۔لیکن لہجہ سرد ضرور تھا۔

"تمہیں کبھی اکیلے جانے دیا ہے میں نے؟۔۔۔۔لیکن خیر جاؤ تم۔۔۔میں چلی جاؤں گی خود ہی۔۔۔"کہتے ہوئے مریم نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور اگلے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مریم ایکٹنگ بھی اچھی کر لیتی ہے یہ مریم کو خود آج پتہ چلا تھا۔وہ دبی دبی مسکرانے لگی اور آگے بڑھتی رہی۔ لیکن اس کے قدم چھوٹے تھے۔ جیسے اسے اپنے پیچھے کسی کے آنے کا انتظار ہو۔

ہاں جی اسے لگتا تھا کہ زوبیہ اس کے پیچھے ضرور آئے گی۔

دوست ہوتا ہی وہی ہے جو آپ کی اچھی اور بری دونوں حالتوں کو جانتا ہو۔ جسے آپکو کسی قسم کی وضاحت دینے کی ضرورت نہ پڑے۔

دوست وہ ہوتا ہے جو آپکو غصے میں بھی ہنسائے۔

وہ آپ کے لہجے کی سردی کے پیچھے چھپے موم بنے انسان کو جانتا ہو۔

آپکو کبھی اپنے لیے وضاحتیں نا دینی پڑیں وہ ہوتا ہے دوست۔

www.novelsclubb.com

آپ کہہ دیں کہ اب دن ہے تو وہ بھی کہے ہاں دن ہے۔آپ کہیں ہاتھی اڑتا ہے تو وہ کہے ہاں ہاں اڑتا ہے آگے یونی آتے ہوئے راستے میں دیکھا تھا میں نے۔

وقت اچھا ہو یا برا مگر وہ آپکے ساتھ کھڑا ہو۔

مریم کی آخری بار زوبیہ کے دل کو لگی۔وہ بڑے بڑے قدم رکھتی مریم کے مقابل آگئی اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

"اب کیوں آئی ہو۔۔۔؟"مریم نے ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

زوبیہ نے اسے گھورا جس پر مریم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

دونوں چپ چاپ آگے بڑھنے لگیں۔

"امی میں ذرا باہر جا رہا ہوں۔ تھوڑی دیر میں آجاؤں گا۔۔۔"شہریار سیڑھیاں اتر کر امی کے پاس آیا اور ندا بیگم زوبیہ کے لیے کمرہ صاف کروا رہی تھیں۔

شہریار کی آواز پر پیچھے مڑیں۔

"کہاں جا رہے ہو۔۔؟"امی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کچھ کام ہے۔۔۔"شہریار نے مختصر جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جلدی آجانا۔۔۔۔"کہتے ہوئے پھر وہ نادیہ آپا کی طرف متوجہ ہوئیں اور انھیں حکم دینے لگیں۔

شہریار اللہ حافظ کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ نصیر زوبیہ کے کمرے کے باہر اس کا سامان پڑا ہوا ہے وہ اٹھا لاؤ۔۔۔" ندا بیگم نے نصیر کو حکم دیا۔ جو کافی دیر سے فارغ کھڑا تھا۔

"جی بی بی جی۔۔۔" کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

دو، تین منٹ میں ہی وہ سوٹ کیس نیچے لے آیا۔

"کدھر رکھنا ہے جی۔۔۔؟" اس نے سوٹ کیس زمین پر کھڑے کرتے ہوئے پوچھا۔

"اندر لے چلو۔۔۔" انہوں نے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

تبھی ندا بیگم کا موبائل بجا۔ انہوں نے آگے بڑھ کر موبائل اٹھایا جو زوبیہ کے نئے بیڈ پر پڑا تھا۔

"مسز گیلانی کالنگ" موبائل کی سکرین پر نام روشن ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سامان سیٹ مت کرنا وہ خود ہی آکے کروائے گی۔ بس صفائی کرو تم لوگ۔۔۔" ملازموں کو کہتے ہوئے انہوں نے کال اٹھائی۔ موبائل کان کو لگایا اور لونگ روم کی طرف بڑھ گئیں۔

"السلام علیکم۔۔۔ مسز گیلانی۔۔۔ کیسی ہیں آپ...!" صوفے پر بیٹھتے ہوئے ندا بیگم نے کہا۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔ میں ٹھیک۔۔۔۔۔ آپ بتائیں۔۔۔"

مسز گیلانی کی میٹھی آواز ان کے کانوں میں پڑی۔

"الحمدللہ ٹھیک۔۔۔!"

"کچھ یاد ہے آپ کو یا بھول گئیں۔۔۔؟" مسز گیلانی انہیں کچھ یاد کروانے لگیں۔

"جی جی یاد ہے ہم بھولے نہیں ہیں۔ ہم ضرور آئیں گے۔۔۔" ندا بیگم نے زندہ دلی سے کہا۔

انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کے آنے کی خوشی میں ایک دعوت رکھی تھی۔ جو دو ہفتے پہلے پاکستان آیا تھا۔

ایک ہفتے پہلے ہی مسز گیلانی سب کو دعوت دے چکی تھیں اور اب تو بس یاد دہانی کروائی تھی۔

مسز گیلانی ایک پڑھی لکھی خاتون تھیں۔ وہ ایک سکول کی پرنسپل بھی تھیں۔ عارفہ گیلانی ان کا نام ہے مگر مسز گیلانی کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ رضا گیلانی ان کے شوہر کا نام تھا۔ جو ایک مشہور بزنس مین ہونے کے ساتھ ساتھ احمد عباسی کے قریبی دوست بھی تھے۔

بس کسی دعوت میں ہی ندا بیگم کی عارفہ گیلانی سے ملاقات ہوئی تھی اور وہی سے ان کی دوستی کا بھی آغاز ہوا تھا۔

"ہاں وقت پر آجانا۔۔۔اور بچوں کو بھی ساتھ لے آنا۔۔۔"

"بچے تو نہیں آسکیں گے۔۔۔ لیکن ہم ضرور آئیں گے۔۔۔"

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بچے ساتھ لانے سے ندا بیگم نے صاف انکار کر دیا۔

وہ جانتی تھیں کہ احمد صاحب کبھی نہیں مانیں گے۔

"کیوں بھئی۔۔۔وہ کیوں نہیں آسکتے۔۔!" انہوں نے حیرت سے کہا۔

انہیں ندا بیگم کے جواب پر حیرت ہوئی تھی۔

"زوبیہ کے کمرے کی شفٹنگ ہو رہی ہے اس لیے وہ تو بہت مصروف ہے اور کچھ پڑھائی اتنی سخت ہے۔میڈیکل کر رہی ہے اور آپ تو جانتی ہیں کہ میڈیکل کی پڑھائی کتنی مشکل ہے ۔۔۔"اس وقت ندا بیگم کے دماغ میں اس سے اچھا کوئی اور بہانہ نا آیا۔

"اور شہریار۔۔۔۔!" انہوں نے پھر سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

شاید آج وہ ندا بیگم کے بچوں کو ہر حال میں دعوت پر دیکھنا چاہتی تھیں۔

"وہ۔۔۔۔آپ کو پتہ ہی ہے لڑکے گھروں میں کہاں رہتے ہیں ابھی بھی وہ گھر سے نکلا ہوا ہے ۔۔۔۔۔"

پھر یہ بھی ندا بیگم تھیں۔جنھیں آج تک انکا اپنا شوہر نہیں ہرا پائے تھے۔پھر عارفہ گیلانی کیا چیز ہیں۔

"لیکن پھر کبھی لاؤں گی ضرور۔۔۔۔"ندا بیگم نے جھوٹی تسلی دی۔

عارفہ گیلانی اتنے میں ہی خوش ہو گئیں۔

"چلیں ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔شام کو ملاقات ہوتی ہے اب میں زراز و بیہ کے کمرے کو دیکھ لوں۔۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے اللہ حافظ۔۔۔۔"

ندا بیگم نے موبائل وہی صوفے پر رکھا اور خود زوبیہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

----*----*----*----

www.novelsclubb.com

شام کے چار بج رہے تھے امی نے زوبیہ کو کال ملائی۔

زوبیہ نے پہلی بیل پر ہی کال اٹھالی تھی۔

"زوبیہ کہاں ہو۔۔۔؟"

"میں یونی سے نکلنے لگی ہوں۔۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔کیونکہ اسے گھر سے کال کم ہی آتی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو پھر گھر آ جاؤ ہمیں دعوت پر جانا ہے۔۔ تم پیچھے سے اپنے کمرے کی سیٹنگ کروا لینا۔۔۔"

امی نے تیز تیز اپنی بات مکمل کر رہی تھیں۔ شاید وہ جلدی میں تھیں۔

"کب تک جانا ہے آپ نے۔۔۔؟" زوبیہ نے سوال کیا۔

"پانچ بجے تک۔۔۔"

"ٹھیک ہے میں آجاؤں گی۔۔۔۔۔ مجھے بس کچھ سامان لینا ہے وہ لے کر آجاتی ہوں

۔۔۔" اس نے کتابیں بیگ میں ڈالنی شروع کیں۔

"چلو ٹھیک ہے دیر نا لگانا آجانا اب۔۔۔۔" کہتے ہوئے امی نے کال کاٹ دی۔

"اتنی جلدی میں کیوں ہو۔۔۔ کہاں جا رہی ہو۔۔؟" مریم نے اس سے پوچھا۔ جو تیز تیز اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔

دونوں لائبریری میں آمنے سامنے والی کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

"امی کی کال تھی۔ انہیں کہیں جانا ہے۔۔۔" زوبیہ نے مختصر سی تفصیل بتائی۔

"تو۔۔۔۔ جانے دو تم نے کیا کرنا ہے؟؟" مریم نے حیرت سے زوبیہ کے چہرے کو دیکھا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کام ہے گھر پر مجھے بھی۔۔۔۔۔ چلو کل ملتے ہیں۔۔۔" کہتے ہوئے اس نے بیگ پہنا، ٹیبل سے کتابیں ہاتھ میں پکڑیں اور لائبریری سے باہر نکل گئی۔

زوبیہ نے موبائل نکالا اور ایک نمبر ڈائل کیا۔۔۔ لیکن کوئی جواب نا آیا۔

وہ بے دھیانی میں بڑے بڑے قدم رکھتی چلی جا رہی تھی

اس نے چلتے چلتے پھر موبائل کان کو لگایا۔ کہ اچانک ایک لڑکے سے اس کی ٹکر ہو گئی۔

اس طرح اچانک ٹکرانے پر زوبیہ کی کتابیں زمین پر گر گئیں۔

"آہ۔۔۔ سوری۔ میں نے آپکو دیکھا نہیں۔۔۔" اس نے جھک کر اپنی کتابیں اٹھائیں اور لڑکے کے چہرے کی طرف دیکھے بغیر اس کو سوری کہا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔" لڑکا اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ جبکہ زوبیہ کتابیں جھاڑ رہی تھی۔

"شکریہ۔۔۔" اتنا کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی۔

اور وہ لڑکا وہیں کھڑا اسے جاتے دیکھتا رہ گیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہر یار اپنے بابا کو کال کرو۔۔۔پوچھو کہاں رہ گئے ہیں۔۔۔"امی نے شہر یار کو کال کا کہا اور خود سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں پہنچ گئیں۔

شہر یار لونگ روم میں صوفے پر لیٹا ہوا موبائل چلا رہا تھا اور سامنے ٹی وی پر مووی لگائی ہوئی تھی۔

اس نے نمبر ڈائل کیا اور موبائل کان کو لگا لیا۔

"بابا کب تک آ رہے ہیں آپ۔۔۔؟"کال اٹھا لی گئی تھی۔شہر یار نے احمد صاحب سے پوچھا۔

"بس راستے میں ہوں۔۔۔۔"ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وہ لائن میں لگے ہوئے تھے۔

"ٹھیک ہے آ جائیں۔۔۔امی غصے میں اِدھر اُدھر چکر لگا رہی ہیں۔۔۔"آخری بات پر وہ ہنسا تھا۔

"کوئی نئی بات بتاؤ۔۔۔یہ تو مجھے پتہ ہے۔وہ ہر وقت ہی غصے میں رہتی ہے۔۔۔"احمد صاحب نے مذاق کا جواب مذاق سے ہی دیا اور خود بھی ہنسنے لگے۔

"چلو کھل گئی ٹریفک۔۔۔۔گھر آ کر بات ہوتی ہے۔۔۔"کہتے ہوئے انہوں نے کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امی بابا تھوڑی دیر میں آرہے ہیں۔۔۔۔"اس نے وہی بیٹھ کر اونچی آواز میں کہا۔

اب کیا چھوٹی سی بات کے لئے خود کو زحمت دینی۔اس کا کام ایسے ہی بن گیا۔

وہ پھر سے مووی کی طرف متوجہ ہوا۔

زوبیہ کی گاڑی ڈولمین مال کے سامنے رکی۔اس نے گاڑی روکی اور اندر داخل ہو گئی۔

چالیس منٹ بعد وہ کچھ شاپنگ بیگز کے ساتھ مال سے باہر نکلی۔اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور اڑا لے گئی۔

چھ بج چکے تھے اور احمد عباسی اور ان کی مسز بھی جانے کے لئے تیار تھے۔

خوبصورت تو وہ پہلے ہی تھے۔لیکن آج انہوں نے خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہوں لگتا تھا کہ دونوں ایک دوسرے کے مقابلے میں تیار ہوئے ہیں۔

ندا بیگم نے کالے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا جس پر بڑی نفاست سے ہلکا ہلکا کڑھائی موتیوں سے کام کیا گیا تھا۔ساتھ میں انہوں نے کالے رنگ کے شوز پہن رکھے تھے۔جس کے نیچے چھوٹی سی ہیل بھی موجود تھی۔بال کھلے ہونے کی وجہ سے کندھوں پر گر رہے تھے۔

احمد صاحب کالے رنگ کے پینٹ کوٹ میں نظر آرہے تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوبیہ گھر میں داخل ہوئی۔اس کی نظر سامنے کھڑے اپنے والدین پر پڑی۔اس نے ایک بار تو حیرت سے دیکھا۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔بہت پیارے لگ رہے ہیں آپ دونوں۔۔۔۔"اس نے دل سے تعریف کی تھی۔

"ہاں پیارا تو لگنا ہی تھا۔۔۔۔پورے دو گھنٹے لگا کر تیار ہوئی ہے تمہاری امی۔۔۔۔"احمد صاحب نے طنزیہ انداز میں کہا۔

ان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔انہیں بھی آج ندا بیگم پہ غصّہ نہیں آ رہا تھا۔لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ وہ ندا بیگم کی تعریف کریں گے۔وہ کیسے کر سکتے تھے۔وہ احمد عباسی تھے۔

"بس بھی کر دیں اتنا وقت تو نہیں لگایا میں نے۔۔۔۔"امی اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے بولیں۔

وہ شرما رہی تھیں۔

"بابا آپ بھی پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔۔"زوبیہ نے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔

اس نے یاد دہانی کروانی چاہی۔کہ تعریف میں نے صرف امی کی نہیں آپکی بھی کی ہے۔

"بیٹا میں تو ہمیشہ ہی اچھا لگتا ہوں۔۔۔۔کچھ نیا بتاؤ۔۔۔" وہ اپنا کالر ٹھیک کرتے شوخیہ انداز میں بولے۔

"ویسے تو لیٹ ہو رہے تھے۔۔۔۔اب کرتے رہیں باتیں۔۔۔۔" امی کہتے ہوئے آگے بڑھ گئیں۔

"چلو ٹھیک ہے بچو اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔"

اللہ حافظ کہہ کر وہ بھی باہر نکل گئے۔

شہریار تو مووی دیکھنے میں مصروف تھا۔

وہ اپنے نئے کمرے کی طرف بڑھی۔

"السلام علیکم۔۔۔"

زوبیہ سلام کہتے ہوئے اندر داخل ہو گئی۔

"چلیں میرے ساتھ یہ کپڑے لگوا دیں وارڈروب میں۔۔۔۔" اس نے ایک سوٹ کیس کھینچا اور اسے کھولنے لگی۔

نادیہ آپا سوٹ کیس میں سے کپڑے نکال کر وارڈروب میں لٹکانے لگیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نادیہ آپا میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔آپ تب تک یہ سارے سوٹ کیس کھالی کر دیں ۔۔"وہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

اس نے کمرہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

فیونا بھاگ کر اس کے قدموں میں آگئی۔

اس نے اسے گود میں اٹھایا تھوڑی دیر پیار کیا اور پھر باتھ روم میں چلی گئی۔

فریش ہو کر وہ نیچے آئی۔۔۔ٹی وی ابھی تک چل رہا تھا اور شہریار اس کے سامنے والے صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔

کیا شہریار ابھی تک مووی دیکھ رہا تھا۔۔۔؟؟چلو چل کے دیکھتے ہیں۔

زوبیہ اس کے قریب گئی تو وہ موبائل پر کسی کے ساتھ میسجز پر بات کر رہا تھا۔

"بھائی اگر موبائل ہی چلانا ہے تو ٹی وی بند کر دیں آپ۔۔۔"زوبیہ نے فری کا مشورہ دیا۔

"تمہیں کیا کہہ رہا ہے ٹی وی۔۔۔؟انہوں نے موبائل کی سکرین سے نظریں ہٹا کر زوبیہ کی طرف دیکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھ تو رہے نہیں آپ۔۔۔۔۔ صرف بجلی خرچ ہو رہی ہے۔۔۔" اس کے لہجے اور چہرے پر اس وقت معصومیت چھائی پڑی تھی۔

وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

زوبیہ کی بات پر شہریار ہنس پڑا اور اس کی طرف کروٹ لی۔

"بل تم نے دینا ہے کیا۔۔۔؟" وہ بھی معصومیت سے بولا۔

"بابا اتنی محنت سے تو کماتے ہیں۔۔۔۔"

"سبھی کماتے ہیں میری بھولی بہن۔۔۔۔۔ ہمارے بابا پہلے انسان نہیں ہیں جو محنت کر رہے ہیں۔۔۔" وہ اٹھ بیٹھا۔

"آپ کو کرنا پڑا نا کام تب آپ کو پتہ چلے گا کہ ایک ایک پیسہ کمانا کتنا مشکل ہوتا ہے۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے بول رہی تھی۔

شہریار اس کی یہ حرکت نوٹس کر رہا تھا۔ وہ ہنس پڑا۔

"چپ کر جا میری بھولی بہن۔۔۔۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

اس کی ہنسی پر زوبیہ کو اور غصّہ آرہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اتنی سنجیدہ بات کر رہی تھی اور شہریار اسے مزاق میں اڑا رہا تھا۔

وہ صرف زوبیہ کو تنگ کر رہا تھا۔ یہ اس کی عادت تھی کہ جب اس کی کوئی بات نہیں سمجھتا تو وہ دانت پیسنے لگتی تھی اور اس کی یہ عادت سب جانتے تھے اور پھر بھائیوں کو تو مواقع چاہیے بہنوں کو تنگ کرنے کا۔

"آپ کو تو سمجھانا ہی مشکل ہے۔۔۔۔ دیکھ لیں آپ ٹی وی۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے لونگ روم سے نکل گئی اور اپنے کمرے میں داخل ہو گئی۔

"کھانا لگاؤں آپ کے لئے ؟۔ نادیہ آپا نے زوبیہ سے پوچھا۔

"کھانا نہیں۔۔۔ آپ چائے بنادیں ساتھ میں نگیٹ فرائی کر دیں۔

نادیہ آپا اثبات میں سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گئیں اور زوبیہ جوتے سیٹ کرنے لگی۔

وہ مسز گیلانی کے لان میں موجود تھے۔ ان کا بنگلا نہایت خوبصورت تھا۔ ہر طرف کھانوں کی خوشبوئیں پھیلی ہوئیں تھیں۔

"اریش۔۔۔۔!" مسز گیلانی نے نوجوان لڑکے کو آواز دی۔ جو اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ لان میں لگی ایک میز پر بیٹھا ہوا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ انکا بیٹا تھا۔"اریش گیلانی۔۔۔"

"ویٹ میں آتا ہوں۔۔۔۔"وہ دوستوں کو کہہ کر مسز گیلانی کی طرف بڑھا۔

"یہ ہے میرا بیٹا۔۔۔!"انہوں نے فخر سے بتایا۔

"ان سے ملو اریش۔۔۔۔! یہ ہیں ندا عباسی اور یہ ہیں احمد عباسی۔۔۔"انہوں نے تعارف کروایا۔

"السلام علیکم آنٹی!۔۔۔"اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر سلام کیا

پھر وہ احمد صاحب کی طرف بڑھا اور ان کے گلے لگ گیا۔

"ماشاءاللہ بہت پیارا ہے آپ کا بیٹا۔۔۔۔"ندا عباسی ابھی تک اسے سر سے پیروں تک دیکھ رہی تھیں۔

ناجانے ان کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔

"بہت سنا ہے آپ کے بارے میں آنکل، آنٹی۔۔۔۔۔بس موقع آج ملا ہے ملنے کا۔۔۔"وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"بیٹا تم نے کس سے سن لیا ہمارا۔۔۔؟"ندا بیگم نے شرارت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے وہ تو جانتی ہی نہیں تھیں کہ اسے کیسے پتہ ہو گا۔

"ماما، بابا سے۔۔۔وہ اکثر اپکی فیملی کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔۔۔" اس نے اپنی بات کی وضاحت کی۔

اب وہ تھوڑی ندا عباسی اور ان کے دماغ کو جانتا تھا۔

احمد عباسی نے طنزیہ نظروں سے ندا بیگم کو دیکھا۔

وہ ان کی نظروں کو خود پر محسوس کر چکی تھیں۔

انہوں نے بھی اپنی نظریں اوپر اٹھائیں۔

"ڈرامے باز۔۔۔۔" یہ احمد صاحب منہ سے نہیں کہہ رہے تھے بلکہ ان کی نظریں بول رہی تھیں۔

سمجھانے کے لئے ہمیشہ لفظوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔۔۔کچھ باتیں آنکھوں سے بھی کی جاتی ہیں۔

"ہاں میں ہوں۔۔۔۔" انہوں نے فخر سے آنکھیں چڑھائیں۔

"مل گیا سکون۔۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"بہت۔۔۔۔۔!"اب کی بار ندا بیگم ہنس پڑی۔

ان کی ادائیں ظالم تھیں۔احمد صاحب جوان کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے انہوں نے اپنا سر جھٹکا۔

ان کی اداکاری پر احمد عباسی بھی ہنس پڑے۔

----*----*----*----

کمرے کی ساری سیٹنگ ہو چکی تھی۔باقی آرٹ کی سیٹنگ زوبیہ خود کرے گی۔یہ وہ پہلے ہی کہہ چکی تھی۔

"زوبیہ بیٹا کمرہ تیار ہو گیا ہے کھانا بناؤں میں اب۔۔۔۔؟"نادیہ آپا نے اجازت چاہی۔

"آپ تھک گئی ہوں گی۔۔۔آپ رہنے دیں میں بناتی ہوں کچھ۔۔۔۔"زوبیہ اپنے قمیض کی آستینیں چڑھانے لگی۔

"نہیں۔۔۔نہیں میں نہیں تھکی۔۔۔میں کر لوں گی بیٹا۔۔۔"

"میں نے کہا نا آپا۔۔"وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نادیہ آپا بھی پیچھے ہی کچن میں چلی گئیں۔

"آپ کو تو بنانے بھی نہیں آتا کھانا۔۔۔۔۔" اس نے زوبیہ کے پیچھے کھڑے ہو کر کہا۔

"آپ جائیں فریش ہو کر آئیں۔تب تک کھانا بن جائے گا۔۔" وہ نادیہ آپا کی بات کو سنی ان سنی کر گئی۔

اب وہ کچھ کہہ تو نہیں سکتی تھیں اس لیے چپ چاپ کچن سے باہر چلی گئیں۔

"آہ آج تم بنا رہی ہو کھانا۔۔۔" اس کے کانوں میں اچانک سے آواز پڑی تو وہ چونک گئی۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

وہ تو شہریار تھا۔جو حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لاؤ میں مدد کرواتا ہوں۔۔۔" وہ شرٹ کی آستینوں کو موڑنے لگا۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔

"آپ سلاد بنائیں بیٹھ کے۔۔۔۔وہ پڑی ہیں سبزیاں۔۔" اس نے سبزیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"تم کیا بنا رہی ہو۔۔۔؟" اس نے کڑاہی میں جھانکتے ہوئے کہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چاول۔۔۔"

"تم بنا لو گی۔۔۔؟"اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ زوبیہ چاول بنائے گی۔

وہ غصے سے شہریار کے چہرے کو دیکھنے لگی۔

"ہاں تم بنا سکتی ہو۔۔۔۔زوبیہ سب کر سکتی ہے۔۔۔"اس نے زوبیہ کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

کیونکہ اس کے چہرے کے تاثرات واضح تھے۔

"السلام علیکم آنٹی جی۔۔۔!"ندا بیگم کے کانوں میں ایک باریک سی آواز پڑی۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے چہرہ اوپر کیا۔

"آہ نیلوفر آپ۔۔؟کیسی ہو بیٹا۔۔؟"وہ اٹھ کر لڑکی کے گلے لگ گئیں۔

"جی آنٹی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔زوبیہ اور شہریار نہیں آئے۔۔؟"اس نے اِدھر اُدھر نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نیلوفر اریش کی چھوٹی بہن تھی۔اس کی عمر بائیس برس تھی۔وہ ایک خوش مزاج لڑکی تھی۔بلکہ ان کی پوری فیملی ہی بہت خوش مزاج تھی۔جلدی ہی لوگوں میں گھل مل جانے والے لوگ تھے۔

اس نے سرخ رنگ کی سادہ فراک پہن رکھی تھی۔جو پیروں کو چھو رہی تھی۔وہ خوبصورت بھی تھی۔لیکن زوبیہ اور شہریار سے کم ہی۔۔۔اس پر سرخ رنگ بھی جچتا تھا۔

ندا بیگم نیلوفر سے پہلے مل چکی تھیں مگر اریش سے پہلی بار ملاقات ہوئی تھی۔وہ پاکستان میں ہوتا تو ان کی ضرور ملاقات ہو گئی ہوتی۔

"نہیں بیٹا وہ مصروف تھے اس لیے نہیں آسکے۔۔۔پھر کبھی لے کے آؤں گی۔۔۔بلکہ اب تو ضرور لے کے آؤں گی۔۔۔"آخری بات پر انہوں نے احمد صاحب کی طرف دیکھا۔

احمد صاحب جو سامنے والے صوفے پر رضا گیلانی کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔

انہوں نے سرسری نظر ندا عباسی پر ڈالی اور نظریں چرا گئے۔

"بتائیں بھائی چاول کیسے بنے ہیں۔۔۔؟"اس نے پر جوش لہجے سے پوچھا۔

شہریار نے چمچ بھرا اور منہ میں لے گیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آہ۔۔۔۔یہ تم نے بنائے ہیں؟"اس نے حیرت سے زوبیہ کی طرف دیکھا۔

بھائی کی بات سن کر زوبیہ نے گھورا۔

"ایک منٹ ہاں۔۔۔ایک منٹ رکو"انہوں نے پھر چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالا۔

اب کی بار زوبیہ کو شک ہونے لگا کہ کہیں خراب تو نہیں بنے۔

اس نے تھوڑے سے چاول پلیٹ میں ڈالے اور کھانے لگی۔

"کتنے مزے کے بنے ہیں نا۔۔۔"شہریار نے دل سے تعریف کی۔اسے حیرت بھی ہو رہی تھی کہ اس نے کبھی کوکنگ بھی نہیں کی پھر کیسے۔۔۔

زوبیہ کو بھی اپنے ہاتھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ چاول انہوں نے بنائے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"چلیں اب ہمیں اجازت دیں۔کافی دیر ہو گئی ہے۔اب ہمیں چلنا چاہیے۔"احمد صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

ندا بیگم بھی ساتھ ہی کھڑی ہو گئیں۔

"سب چیزوں کے لئے آپ کا شُکریہ۔۔آپ کے بیٹے سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔۔۔۔"ندا بیگم عارفہ گیلانی کے گلے لگ کر کہنے لگیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب بچوں کو لے کے ضرور آنا ہے آپ نے۔۔۔" عارفہ گیلانی نے اس بات پر اسرار کیا۔

جی ضرور۔۔۔۔وہ باہر کی طرف بڑھ گئے۔

احمد صاحب نے گاڑی سٹارٹ کی اور اب گاڑی مین روڈ پر تھی۔

شہریار اپنے کمرے میں جا چکا تھا اور زوبیہ اپنے نئے کمرے میں موجود تھی۔

فیونا کمرے میں اِدھر اُدھر ایک گیند کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

زوبیہ نے بک شیلف سے ایک کتاب نکالی۔ جس کا نام تھا

"Odes to Diana"

وہ آرٹ ٹیبل کے پاس آگئی اور رنگ کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ کبھی ایک کتاب پر پینٹنگ نہیں کرتی تھی۔اس کے ہاتھ جو کتاب آجاتی وہ اسی پر پینٹنگ کرنے لگتی۔

سمجھ تو اسے آ نہیں رہی تھی کتاب میں لکھا کیا ہوا ہے۔ لیکن یہاں پرواہ کس کو تھی۔اسے تو بس پینٹنگز اور جرنالنگ کی حد تک انگریزی کی کتابیں پسند تھیں۔

وہ کورس کی کتابیں پڑھ رہی تھی یہی اس کے لئے بہت تھا۔

پھر اس نے کتاب خشک ہونے کے لیے رکھ دی کیونکہ پینٹ ابھی گیلا تھا۔

وہ پھر اٹھ کر بک شیلف تک گئی اور کتابیں آگے پیچھے کرنے لگی۔

اب کی بار اس نے

" Dramas on the love of Lancelot"

اٹھائی اور میز پر رکھ دی۔

اس نے سفید چارٹ کاٹا اور کتاب کھول کے جو صفحہ سامنے آیا اسی پر لگا دیا۔

اس نے کچھ پھول بنا رکھے تھے پھر وہ کاٹ کر لگانے لگی۔

ساحلوں کی ہوا سی لڑکی

www.novelsclubb.com

اس نے ایک خوبصورت لائن لکھی اور ایک کریکٹر جو اس نے خود بنایا ہوا تھا وہ لگانے لگی۔

ایک لڑکی جو ساحل سمندر پر بیٹھی ہے اور سامنے پانی کی لہریں رواں دواں ہیں۔

اس کریکٹر کو اس نے کچھ یوں بنایا ہوا تھا



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک صفحہ، دو صفحے۔۔۔۔ ناجانے وہ کتنے صفحات پر آرٹ کر چکی تھی۔ کہ تبھی اس کے کانوں میں گاڑی کے ہارن کی آواز پڑی۔

اس نے اپنا سامان سمیٹا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔ وہ خوشی میں باہر نکلی کہ اب وہ دونوں کو اپنا کمرہ دیکھائے گی۔

"السلام علیکم۔۔۔۔ سوئی نہیں ابھی تک؟" ندا بیگم نے زوبیہ کو آتے دیکھا تو سوال کیا۔

"نہیں۔۔۔ بس آپ لوگوں کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔"

"شہریار کہاں ہے۔۔۔؟" احمد صاحب نے سوال کیا۔

زوبیہ گھر ہی ہو گی اس بات کی دونوں کو تسلی تھی اور شہریار کو لے کر دونوں شک میں تھے۔

www.novelsclubb.com

"اپنے کمرے میں ہے وہ۔۔۔" اس نے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا تم بھی جا کر آرام کرو۔۔۔ اور میں بھی جا رہا ہوں آرام کرنے۔۔" احمد صاحب کہتے ہوئے اٹھے اور سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

"امی آپ کو کچھ چاہیے؟؟"

"نہیں۔۔۔۔ میں بھی جا رہی ہوں۔۔" وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔

زوبیہ اللہ حافظ بول کر کمرے میں واپس آگئی۔

"کیا ان کے پاس اتنا وقت بھی نہیں کہ میرا کمرہ دیکھ لیتے۔۔؟" وہ خود سے ہی سوال کرنے لگی۔

"انہوں نے تو حال بھی نہیں پوچھا۔۔۔ کھانا کھایا یا نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔" اس کا لہجہ گرم ہوا تھا وہ بڑھانے لگی۔

کبھی کبھی بچے بہت حساس ہو جاتے ہیں۔ وہ چھوٹی سے چھوٹی بات کو دل پر لے جاتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ ہمیشہ نرم مزاجی کا معاملہ رکھنا چاہیے۔ بچوں کو اپنا دوست بنانا چاہیے تاکہ وہ اپنے دل کی بات آپ سے کر سکے۔ ورنہ بچے چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

وقت کبھی خود نہیں نکلتا۔ وقت نکالنا پڑتا ہے۔ کچھ اپنوں کے لئے۔ کچھ باتیں سننے کے لئے، کچھ باتیں سنانے کے لئے۔

اس نے خود کو مصروف کرنے کے لئے پھر سے کتاب کو ڈیزائن کرنے لگی۔

اس نے پھر ایک صفحہ نکالا اس پر واشی ٹیپس لگائیں اور سارا بلیک تھیم دے کر صفحہ تیار کر لیا



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوہ قاف کی وادیوں میں گری ہوئی

میں مکین ہوں اک سحر زدہ مکان کی

اس نے صفحے کے عین درمیان میں یہ شعر لکھا اور ایک کریکٹر اٹھا کر لگانے لگی۔

اس کریکٹر میں اس نے ایک لڑکی بنا رکھی تھی۔ جو میز پر سر رکھے ہوئے ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔

اس وقت اس کے اندر کی زوبیہ کا یہی حال تھا۔

آرٹ ہوتی ہی اپنے جذبات کو بیان کرنے کے لئے ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ جذبات جو ہم بیان نہیں کر پاتے وہ ہم آرٹ میں نکال دیتے ہیں اور لوگ اس آرٹ کو واہ واہ کے طور پر لے لیتے ہیں۔ آرٹ کو سمجھنا بھی ایک آرٹ ہے جو ہر کسی کے پاس نہیں ہوتا۔

-----*-----*----*-----

گھڑی صبح کے سات بجا رہی تھی اور زوبیہ یونیورسٹی جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے سرخ سادہ شلوار قمیض پہن رکھا تھا اور دوپٹہ بھی سادہ سرخ رنگ کا ہی تھا۔ پیروں میں کالے ہاف شوز پہن رکھے تھے۔

اس نے بالوں کو ایک پونی میں باندھا اور کمرے سے باہر آ گئی۔

ڈائننگ روم میں داخل ہوتے ہی اس نے احمد صاحب کو سلام کیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"امی ناشتہ لے آئیں۔" زوبیہ نے آواز لگائی۔

امی پراٹھا لے کر آئیں اور وہ بھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئیں۔

"شہریار نہیں اٹھا۔۔؟" احمد صاحب نے سوالیہ نظروں سے ندا بیگم کو دیکھا۔

ندا بیگم ایک ہاتھ ایک بار وہی رک گئے۔

"نہیں۔۔۔۔" انہوں نے مختصر جواب دیا۔

اب وہ کیا جواب دیتیں۔ وہ کونسا جانتی تھیں کہ شہریار کیوں نہیں آیا ناشتے پر۔

"نادیہ آپا۔۔۔" احمد صاحب ایک غصیلی نظر ندا بیگم پر ڈالی اور پھر نادیہ آپا کو آواز لگائی۔

"جی صاحب۔۔۔!"

www.novelsclubb.com

"شہریار کو بلا کے لاؤ۔۔۔" انہوں نے کڑک آواز کے ساتھ حکم دیا۔

"سو رہا ہے وہ سونے دیں۔۔۔ بعد میں کر لے گا ناشتہ"۔

یہ بات کر کے ندا بیگم نے احمد صاحب کے غصے کو ہوا دی تھی

زوبیہ نے ایک نظر امی کو دیکھا اور پھر احمد صاحب کو دیکھنے لگی۔

امی کی بات سن کر احمد صاحب بھڑک اٹھے۔

انہوں نے میز پر زور سے ہاتھ مارا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

یہ رد عمل اتنی اچانک ہوا تھا کہ زوبیہ اور امی دونوں ڈر گئیں۔

وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"تمہاری۔۔۔ تمہاری وجہ سے بگڑا ہے وہ۔۔۔ تم شہ دیتی ہو اسے۔۔" وہ غصیلے لہجے میں بول رہے تھے۔

زوبیہ سہم گئی اس کے قدم وہی ساکن ہو گئے۔ وہ وہاں سے جانا چاہتی تھی مگر اس کے قدم اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں اِدھر ہی ہوں آہستہ بول لیں۔۔۔۔ کیوں سارے شہر کو سنا رہے ہیں۔۔۔" ندا بیگم نے بھی انہیں کی لہجے میں جواب دیا۔ مگر آواز احمد صاحب سے کم ہی اُونچی تھی

"مجھے کل ہر حالت میں شہریار آفس میں چاہیے۔۔۔ سمجھ رہی ہو۔ ہر حالت میں" انہوں نے ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے ادا کیا۔

"آپ زبردستی نہیں کر سکتے اس کے ساتھ۔۔۔۔"

"مجھے سیکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

دونوں ایک دوسرے کے مقابلے میں اترے ہوئے تھے۔ انھیں اس بات کی بلکل بھی فکر نہیں تھی۔ کہ ہماری بیٹی پاس کھڑی ہے اس پر کیا اثر پڑے گا۔

وہ روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

دونوں کی نظر بھاگتی ہوئی زوبیہ پر پڑی۔

"میں نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔۔۔" کہتے ہوئے وہ مین ڈور سے باہر نکل گئے۔

زوبیہ نے بیگ میں کتابیں رکھیں موبائل اُٹھایا اور باہر کی طرف نکل گئی۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور اب گاڑی مین ڈور پر تھی۔

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا ساری زندگی یہی چلتا رہے گا۔کیا یہ کبھی خوشی سے نہیں رہیں گے ؟؟؟۔۔وہ خود سے ہی سوال کرنے لگی۔

والدین کی لڑائیاں اولاد کے لیے ذہنی بیماریاں بن جاتی ہیں اور اس بات کی انہیں کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی

ایسی شہرت کا کیا کرنا جس میں سکون ہی نا ہو۔جس سے خوشیاں ہی خریدی نا جاسکتی ہوں۔

والدین کا پیار اولاد کا حق ہے اور اولاد سے پیار کرنا ان پر فرض ہے وہ اپنے اس فرض سے منہ نہیں موڑ سکتے۔

اس کی گاڑی یونیورسٹی کے سامنے رکی۔اس نے گاڑی پارک کی اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔

آج پھر مریم نہیں آئی تھی۔مطلب آج پھر زوبیہ کو تکلیف جھیلنی تھی۔

وہ ہوتی ہے تو باتیں کرتی رہتی ہے اس طرح زوبیہ اپنا غم بھول جاتی تھی۔

وہ کسی بھی صورت زوبیہ کو اداس نہیں دیکھ سکتی تھی وہ اس کو ہنسانے کے نئے نئے طریقے نکال ہی لیتی تھی۔

"یار زوبیہ تم مجھ سے ایک وعدہ کرو۔۔۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسا وعدہ۔۔۔؟"

"تم ناشتہ کبھی بھی نہیں چھوڑو گی اور اداس نہیں ہو گی۔۔۔۔"

زوبیہ کو اچانک سے مریم کا وہ وعدہ یاد آیا۔وہ زخمی سا مسکرائی۔

زوبیہ نے اپنے قدم کیفے کی طرف بڑھائے۔اس نے چائے کا آرڈر دیا اور ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

اسے مریم کی کمی بھی محسوس ہو رہی تھی۔وہ ناشتہ تو کر لیتی مگر اداس چہرے پر مسکان کیسے لاتی وہ تو مریم ہی لا سکتی تھی۔

"کیا وہ میری دوست ہے۔۔۔؟"اچانک سے اس کے ذہن میں یہ سوال آیا۔

"جو بھی ہے۔۔۔۔"اس نے اس خیال کو دماغ سے جھٹکا۔

"میم آپ کا آرڈر۔۔۔۔"ایک لڑکے نے چائے کا ایک کپ اس کے سامنے رکھا۔

شکریہ۔۔۔۔

وہ چائے پینے لگی اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں جو دھوپ کی وجہ سے کھل بھی نہیں رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہی نظریں۔۔۔وہی نظریں اسے اپنے ارد گرد محسوس ہوئیں۔جو ہر وقت اس کا تعاقب کرتی تھیں۔

اس کے اندر سرد لہر دوڑ گئی۔کون ہے جو میرا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا۔۔۔وہ بڑبڑائی۔

لیکن ہمیشہ کی طرح اس نے ڈر کے اِدھر اُدھر نہیں دیکھا بلکہ ان نظروں کو نظرانداز کرنے لگی۔

اس نے چائے کا کپ منہ کو لگایا اور گھونٹ گھونٹ پینے لگی۔

اس کے لئے اب مزید بیٹھنا محال ہو رہا تھا۔اس نے پیمنٹ کی اور کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

ملازم نے کپ اُٹھایا اور مسکرا کر اس کا کپ لے گیا اور سب سے الگ ایک کیبن میں وہ کپ رکھ دیا۔

"امی ناشتہ لے آئیں کتنا وقت لگاتی ہیں آپ۔۔۔"شہریار کھانے کی ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا۔اس نے امی کو آواز لگائی۔

"وقت دیکھ رہے ہو۔۔۔بتاؤ کیا ہو رہا ہے۔۔؟"انہوں نے ایک نظر گھڑی پر ماری جہاں ایک بج رہا تھا۔

شہریار نے بھی رسمی نظر اس پر ماری اور جواب دیے بغیر ناشتہ کرنے لگا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارے بابا آج بھی غصّہ ہو کر گئے ہیں۔۔۔" انہوں نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ دونوں تو ہر وقت ہی غصے میں ہوتے ہیں۔۔۔ میرے لیے یہ نیا نہیں ہے۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ مجھ سے نہیں سنی جاتی باتیں۔۔ بس کل تم آفس جا رہے ہو۔۔۔۔"

ان کے لہجے میں غصّہ تھا۔ وہی غصّہ جو وہ صبح نکال نہیں سکی تھیں۔ وہ اب شہریار پر نکلنے لگا۔

"نہیں جا رہا میں۔۔۔۔۔ بس" اس بار اس نے بھی غصّے سے جواب دیا۔

"تمہیں بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔۔۔ شہریار!"

ندا بیگم نے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ کس انداز میں بات کر رہا تھا ماں سے۔

"کہا نا نہیں جاؤں گا۔۔۔۔ تو مطلب نہیں جاؤں گا۔۔۔" اس نے کھڑے ہو کر دانت پیستے ہوئے کہا۔

"واہ نواب زادے کے نا شتے ہو رہے ہیں۔۔۔"

آواز شہریار کے کانوں سے ٹکرائی تو ایک دم وہ ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کا غصّہ فق سے اڑ گیا۔

"اور کون آفس نہیں جائے گا؟" یہ تو احمد عباسی کی آواز تھی۔

جو ان کے پیچھے کھڑے تھے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"احمد آپ اس وقت گھر۔۔۔؟"ندا بیگم نے پہلے حیرت سے دیکھا اور پھر پوچھا۔

"کیوں نہیں آسکتا۔۔۔۔؟"انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"وہ۔۔۔۔!"اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتیں۔انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روکا۔

"تم کل کی بات کر رہے ہو۔۔میں تو تمہیں آج لینے آیا ہوں۔۔۔"انہوں نے دو قدم شہریار کی طرف بڑھائے اور شہریار دو قدم پیچھے ہو لیا۔

وہ گھبرایا ہوا الگ رہا تھا۔اس کے چہرے پر گھبراہٹ نمایا تھی۔

"احمد جوان بیٹا ہے۔۔۔۔وہ مان جائے گا۔بیٹھ کے بات کر لیتے ہیں"۔ندا بیگم نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

کیونکہ احمد صاحب کو اولاد پر غصّہ کم ہی آتا تھا۔مگر جب آجاتا تو بہت برا ہو جاتا تھا۔

"اب تم سیکھاؤ گی مجھے؟پیچھے جاؤ۔۔"انہوں نے غصّے سے ان کی طرف دیکھا اور انگلی سے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس طرح گرج آواز سن کر ایک بار تو شہر یار کا سارا بدن ہی کانپ گیا۔ آج اسے اپنی خیر نظر نہیں آرہی تھی۔

وہ صرف اپنے بابا کے غصے سے ہی ڈرتا تھا ورنہ امی کے غصے کو تو وہ مزاق میں اڑا دیتا تھا۔

"اور تم!۔۔۔دس منٹ ہیں چلو تیار ہو کر آؤ۔۔۔" انہوں نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ورنہ تم جانتے ہو مجھے۔۔"

"جی!..." وہ کانپتی آواز میں کہہ کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

"دس منٹ مطلب دس منٹ۔۔۔۔" انہوں نے پیچھے سے اونچی آواز میں کہا۔

"چائے بناؤں۔۔۔؟" امی کو اس وقت ان کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے یہاں یاد آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے ان کی آفر کو نظر انداز کیا۔

"اس کو سر پر نا چڑھاؤ۔۔۔ میں آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔۔ بار بار اپنی بات دھرانے کا پابند نہیں ہوں۔۔۔" کہتے ہوئے وہ کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

ندا بیگم کچن کی طرف بڑھ گئیں اور چائے بنانے لگیں۔

وہ یونیورسٹی سے باہر نکلی اور گاڑی میں بیٹھ کر علی بابا کی دکان پر آگئی۔

"السلام علیکم۔۔۔میرا آرڈر تیار ہے بابا۔۔۔؟"اس نے اندر داخل ہوتے سوال کیا۔

"ہاں بیٹا تیار ہے۔۔تم بیٹھو میں لاتا ہوں۔۔"وہ سلام کا جواب دے کر اپنی جگہ سے اٹھے اور آگے بڑھ گئے۔

زوبیہ کرسی پر بیٹھ کر ارد گرد پڑی چیزوں کا معائنہ کرنے لگی۔

علی بابا کی دکان میں زیادہ رش نہیں ہوتا تھا۔کیونکہ لوگ ان سے ڈیکوریشن پیس آرڈر پر بنواتے تھے۔

وہ اپنا آرڈر دیتے اور علی بابا انہیں بتا دیتے کہ کتنے دنوں میں آپ کا آرڈر تیار ہو جائے گا۔پھر وہ آکر اپنی چیزیں لے لیتے۔

"یہ لو بچے جیسے تم نے کہے تھے ویسے ہی بنانے کی کوشش کی ہے میں تو۔اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معذرت۔۔۔"

انہوں نے باکس زوبیہ کے سامنے رکھے۔وہ دیکھنے میں ہی کافی بڑے تھے۔

زوبیہ نے ایک نظر باکسز پر ماری اور پھر نظریں چرا گئی۔

www.novelsclubb.com

چلو میں کسی سے رکھواتا ہوں گاڑی میں کیونکہ سامان زیادہ ہے ابھی دو ڈبے اور بھی پڑے ہیں اندر۔۔۔

"کیا ہوا زوبیہ؟؟" جب زوبیہ کی طرف سے کوئی جواب ہی نا ملا تو علی بابا اس کے پاس بیٹھ گئے۔

"نہیں کچھ بھی نہیں۔۔۔" وہ ایک دم اپنے حواس میں آئی۔

"آپ نے مجھے کہا تھا آپ اپنے بارے میں بتائیں گے۔۔۔ چلیں بتائیں مجھے۔۔۔ میں تو آپ کو سننے آئی ہوں۔"

اس نے بات کا رُخ موڑنا چاہا کہ تبھی اسے علی بابا کا وعدہ یاد آ گیا۔

"کیا بتاؤں۔۔۔؟" وہ زوبیہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"اپنے بارے میں بتائیں۔۔۔"

"تم سوال کر لو میں اس کا جواب دوں گا۔۔۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کی مسکراہٹ زخمی تھی۔

"آپ سچ سچ جواب دیں گے پکا۔۔۔!" اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ اداس کیوں رہتے ہیں؟ کیا آنٹی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہے؟؟"

اس کے لیے یہ معمولی سوال تھا۔

زوبیہ کو لگتا تھا کہ ان کی کوئی بیٹی نہیں ہے اس لیے وہ ان سے پیار کرتے ہیں۔

"آنٹی؟؟..."انہوں نے پہلے حیرت سے زوبیہ کو دیکھا اور پھر ہنسنے لگے۔

"میری کوئی بیوی نہیں ہے۔۔۔"

زوبیہ کو اپنے کانوں پر یقین نا آیا کہ وہ کیا سن رہی ہے۔

"کیا مطلب۔۔۔آپکی شادی نہیں ہوئی کیا۔۔؟"اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"نہیں ہوئی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نہیں مانتی بابا۔۔۔"

وہ بے یقینی میں بولی۔

"سچ ہمیشہ کڑواہی ہوتا ہے۔۔۔۔ناماننے سے یہ سچ جھوٹ تو نہیں ہو جائے گا۔۔۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کہیں کھوئے ہوئے بول رہے تھے۔ان کی نظریں سامنے لگے ڈیکوریشن پیس پر اٹکی ہوئی تھیں۔جوایک رسی کے سہارے سے چھت سے لٹکایا گیا تھا۔وہ کانچ سے بناایک گول سا ڈیکوریشن پیس تھا۔جس میں رنگ برنگی چھوٹی چھوٹی بتیاں روشن تھیں۔

ان کی نظریں تواس ڈیکوریشن پیس پر تھیں لیکن ان کادل ودماغ دور کسی اور سوچوں میں ڈوباہوا تھا۔

"پھر وہ لڑکا جو اکثر آپ کے پاس آتاہے وہ کون ہے۔۔۔؟"اس نے ایک لڑکا اکثر ان کی دکان پر دیکھا تھا۔

زوبیہ اتنی دیر اس لڑکے کو ان کا بیٹا سمجھتی رہی تھی۔

کتنے پاگل ہوتے ہیں ناہم خود سے ہی کہانی بنالیتے ہیں۔

"وہ میرا بھتیجا ہے۔۔"

"آپ نے شادی کیوں نہیں کی۔۔۔؟"اس نے پھر سوال کیا۔

ان کادھیان ہٹاوہ خود کو حواس میں واپس لائےاور زوبیہ کی طرف دیکھنے لگے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اے لاحاصل بتا کیا جواب دوں

یہ دنیا پوچھتی ہے اب اتنے اداس کیوں ہو

"نہیں اگر آپ نہیں بتانا چاہتے تو رہنے دیں۔۔۔" زوبیہ کو تھوڑی شرمندگی سی ہوئی۔

وہ کون ہوتی ہے کسی کے بارے میں سوال کرنے والی اور پھر ایسے سوال کرنے والی۔

اسے لگا جیسے اس نے غلط سوال کر لیا ہے۔

"قسمت نے ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔ نہیں شاید میں نے ساتھ نہیں دیا تھا۔۔" وہ دھیمی سی آواز میں بولے۔ان کی آواز میں غم گھل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کا مطلب انہوں نے برا نہیں منایا تھا۔

جواب دینے کا مطلب تو یہی ہوتا ہے نا کہ برا نہیں منایا۔

ہم خود سے ہی کتنے نتیجے اخذ کر لیتے ہیں نا۔

"کیا مطلب؟۔۔۔کیا آپ کسی سے محبت کرتے تھے؟" زوبیہ سوال پہ سوال کر رہی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ تو بس جاننا چاہتی تھی ان کی اداسی کی وجہ۔

لیکن ان پر کیا گزر رہی تھی وہ بس وہی جانتے تھے۔

ان کے زخم کریدے جا رہے تھے۔

کسی کے زخم کریدنا آسان ہوتا ہے کیونکہ اس سے اُٹھنے والا درد دوسروں پر مسلط نہیں ہوتا نا۔ وہ بس وہی جانتا ہے جس پر گزر رہی ہو اور اس وقت ان کے زخموں سے خون رس رہا تھا۔ جو ان کو بہت اندر تک جلا رہا تھا۔

"کاش!۔۔۔ کاش کہ میں بھی محبت کا جواب محبت سے دے دیتا تو آج وہ میرے ساتھ ہوتی۔۔۔" وہ سوچوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کہاں ہیں وہ؟"

"جہاں بھی ہے میرے پاس نہیں ہے۔۔۔"

درد دینے والا تو زندگی بھر کا درد دے کر چلا جاتا ہے۔ پھر بھی ہم اسی کے ہو کر رہ جاتے ہیں اسی کو ڈھونڈتے ہیں کہ شاید وہ واپس ہماری زندگیوں میں آجائے۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا۔

ہاں نہیں ہوتا ایسا۔۔۔۔۔جو ایک بار چلا گیا تو چلا گیا۔وہ کبھی نہیں آئے گا واپس۔ لیکن پھر بھی ہم خود کو جھوٹی تسلیوں پر مبنی کر لیتے ہیں۔ علی بابا سوچوں میں ڈوبے بول رہے تھے۔

"آپ نے ان سے شادی کیوں نہیں کی۔۔۔؟'

وہ بنا سوچے پوچھتے جا رہی تھی۔وہ تو بس کڑیاں جوڑ رہی تھی۔

"اسی بات کا تو افسوس ہے کہ میں نے اس سے شادی نہیں کی۔۔۔"ان کی آواز نم تھی۔

ان کی آنکھیں بھی نم تھیں۔

وہ آنسو جو کبھی بہہ نہیں پاتے وہ اندر سیلاب لاتے ہیں وہ اندر سب تباہ کر دیتے ہیں۔

زوبیہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا انہیں اس حالت میں دیکھنا۔ مگر وہ جاننا چاہتی تھی۔

"پورا قصہ نہیں سنا سکتا میں۔۔۔۔۔میری جان قید ہے اس کہانی میں۔"

انہوں نے سر جھٹکا اور زوبیہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

"لیکن بابا۔۔۔!'اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن انہوں نے زوبیہ کو ٹوکا۔

"بچے پھر کبھی کریں گے بات۔۔۔۔مغرب ہونے والی ہے تم اب گھر جاؤ۔۔۔"

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنسو آنکھوں سے نکل کر بہہ جائیں تو مطلب تکلیف ہوئی ہے۔ لیکن اگر آنسو آنکھوں سے ہوتے ہوئے حلق میں اٹک جائیں تو اس کا مطلب اندر کچھ ٹوٹا ہے۔

علی بابا کے اندر کچھ ٹوٹا ہی تو تھا۔

کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ وہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتے اسی لیے وہ بات کو بدل رہے ہیں۔

"ٹھیک ہے بابا۔۔۔ پھر کبھی سہی لیکن پلیز پریشان مت ہوا کریں مجھے برا لگتا ہے۔۔۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

زوبیہ کے دماغ میں بہت سے سوالات چل رہے تھے۔

سامان اس کی گاڑی میں رکھوا دیا گیا تھا۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور لے گئی۔ وہ نم آنکھوں سے کھڑے اسے جاتے دیکھتے رہے۔

یادوں کی بوچھاروں سے جب پلکیں بھیگ جاتی ہیں

سوندھی سوندھی لگتی ہے ماضی کی رسوائی بھی

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ سوچوں میں ڈوبی کافی دیر گاڑی روڑ پر دوڑاتی رہی۔ پھر اس نے اچانک بریک لگائی اور گاڑی سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔

وہ کلفٹن بیچ کی طرف جا رہی تھی۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہ اپنے دماغ سے سوچوں کو نکالنے اکثر یہاں آیا کرتی تھی۔

سکون کے لئے وہ ایک اچھی جگہ تھی۔

وہ جا کر ایک بینچ پر بیٹھ گئی اور سامنے پانی کی لہروں کو دیکھتی رہی۔

"کیا سب اپنے اندر کسی نا کسی جنگ میں ہیں؟؟"

"کیا سبھی لوگ کی زندگیوں میں دکھ ضرور ہوتا ہے؟" آج اسے اپنا دکھ یاد ہی نہیں رہا تھا ورنہ وہ اس جگہ ہمیشہ رونے کے لئے ہی آتی تھی وہ اپنے دکھ آنسوؤں کی صورت میں اس پانی میں بہا دیتی تھی۔

وہ سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا ہوگا؟ کیا وہ لڑکی علی بابا کو چھوڑ کر چلی گئی ہوگی۔۔۔ یا انہوں نے خود چھوڑا ہوگا۔۔۔ نہیں نہیں یہ مشکل ہے۔۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خود کلامی کرنے لگی۔

کیا وہ لڑکی زندہ ہے ؟اگر ہے تو کہاں ہے ؟۔۔۔کافی دیر وہ بیٹھی یہی سوچتی رہی۔اس کے دماغ میں بہت سے سوالات چل رہے تھے اور وہ خود ہی جواب بھی دیے جا رہی تھی

۔۔۔۔۔*۔۔۔۔۔*۔۔۔۔*۔۔۔۔۔

"زوبیہ سے پوچھو آج اس نے یونیورسٹی نہیں جانا کیا۔ابھی تک وہ باہر نہیں آئی اپنے کمرے میں سے۔۔۔"ندا بیگم نے ملازمہ کو اشارہ کیا جو کچن میں چائے بنا رہی تھی۔

کہ تبھی وہ اپنے کمرے سے آتی دکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم !"اس نے کرسی کھینچتے ہوئے کہا اور بیٹھ گئی۔

"وعلیکم اسلام !"سب نے سلام کا جواب دیا۔

"رات کافی دیر سے آئی ہو۔کہاں تھی تم ؟"امی نے نرم لہجے سے پوچھا۔

"وہ میں۔۔۔!"اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی احمد صاحب نے زوبیہ کو روک دیا۔

"سکون سے ناشتہ کر لینے دو اسے۔آگے ہی لیٹ ہے وہ۔"وہ ناشتے میں مگن بولے۔

زوبیہ نے احمد صاحب کی طرف دیکھا۔ جبکہ وہ اسے نہیں دیکھ رہے تھے۔

"رات کافی دیر میں جاگتی رہی ہوں کہ اب آئے گی۔۔۔۔"

"تو اس کا مطلب اب اسے چین سے ناشتہ نہیں کرنے دینا۔۔۔"

"اب انسان پوچھ بھی نہیں سکتا۔۔" وہ منہ کے زاویے بدلتے ہوئے بولیں۔

"ہم اتنی دیر باہر رہتے ہیں اس نے کبھی کچھ کہا۔۔۔ شہریار راتوں رات گھومتا رہتا ہے اس نے تب کچھ کہا۔۔۔ اب اگر وہ چند گھنٹے لیٹ ہو گئی تو اب پوچھا جا رہا ہے۔۔۔" بابا ناشتہ چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

"بابا امی کا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔" شہریار امی کی حمایت میں بولا۔

زوبیہ اس سارے معاملے میں چپ چاپ بیٹھی اس کی شکلیں دیکھتی رہی۔ اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا جا رہا تھا۔

"جو بھی تھا مطلب۔۔۔ چپ کر کے ناشتہ کرو۔ زوبیہ بیٹے ناشتہ کرو۔۔۔" انہوں نے ناشتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زوبیہ کو کہا۔

زوبیہ پہلے ہی ناشتے میں مگن تھی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اپنے کلاس روم کی طرف بڑھی۔اس نے اِدھر اُدھر نظریں گھمائیں۔اس کی نظریں مریم کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

کافی دنوں سے مریم یونیورسٹی نہیں آرہی تھی۔اب تو زوبیہ کو بھی اس کی فکر ہو رہی تھی کہ وہ کسی تکلیف میں نا ہو۔

ہمیشہ کی طرح نظریں آج بھی اس کے تعاقب میں تھی اور ہمیشہ کی طرح زوبیہ انہیں اگنور کر رہی تھی۔

وہ کلاسز سے فارغ ہوئی اور لائبریری کی طرف چل پڑی۔

اپنا سارہ سامان اس نے اپنی جادوئی زنبیل سے نکالا اور میز پر جوڑ لیا۔

وہاں اسٹوڈنٹس کم ہی ایک دوسرے کو چھیڑتے تھے یہ زوبیہ کو لگتا۔وہ سب کو تنگ کرتے ہوں تھے زوبیہ کو چھوڑ کے۔

لیکن اگر وہ سب کو تنگ کر سکتے تھے تو زوبیہ کو کیوں نہیں؟

اس نے آرٹ کرنا شروع کیا۔اس نے ایک اداس لڑکی کا سکیچ بنایا اور اس کے نیچے کچھ لکھنے لگی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں میں خوابوں کی دنیا میں بھٹکتی اک قبیلے کی شہزادی ہوں

لکھنے کے بعد وہ صفحہ کو دیکھنے لگی۔اس نے پیچھے کو ٹیک لگا کر گہرا سانس لیا اور پھر وہ جھک کر آرٹ میں مصروف ہو گئی۔

"آپ اس وقت گھر؟۔ خیر تو ہے؟"احمد صاحب دن میں بہت کم چکر لگاتے تھے۔وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے تو ندا بیگم نے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میری فلائٹ ہے شام کی۔۔۔"وہ شرٹ کی آستینیں چڑھاتے ہوئے بولی۔

"کہاں جارہے ہیں آپ؟؟"

"میٹنگ کے سلسلے میں جارہاہوں جاؤ پیکنگ کردو۔۔۔"انہوں نے ندا بیگم کو حکم دیتے ہوئے نازیہ آپا کو آواز لگائی۔

"جی صاحب جی!"وہ کچن سے دوڑتی ہوئی آئی۔

"چائے بناؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔"کہتے ہوئے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

ندا بیگم جو خاموش کھڑی تھیں۔وہ بھی ان کے پیچھے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

"کتنے دنوں کے لئے جارہے ہیں آپ؟"وہ کپڑے وارڈروب سے نکالتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"بس دو دنوں کے لئے۔۔۔۔"

"میں بھی ساتھ چلوں ؟"انہوں نے ایک دم سے کہا۔

احمد صاحب کے قدم وہی رک گئے۔

"تم وہاں کیا کرو گی۔۔۔میں میٹینگ کے سلسلے میں جا رہا ہوں۔"

"تو میں امی لوگوں کی طرف چلی جاؤں گی ویسے بھی کافی وقت ہو گیا ہے میری ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔۔"انہوں نے جانے کے لئے اسرار کیا۔

"اور بچے۔۔۔؟"احمد صاحب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"وہ بڑے ہو گئے ہیں اب۔۔۔۔۔دو دن کی ہی تو بات ہے۔۔"ندا بیگم کو اس وقت صرف اپنی پڑی ہوئی تھی۔وہ خود غرض ہو گئی تھیں۔

"چلو جیسے تمہاری مرضی۔۔۔"احمد صاحب مان گئے ؟؟؟اس کا مطلب خود غرض تو یہ بھی ہو گئے ہیں۔

ندا بیگم کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا وہ تیز تیز پیکنگ کرنے لگیں اور احمد صاحب باتھ روم میں جا چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

شام کے چھے بج رہے تھے جب شہریار آفس سے گھر آیا۔اب وہ آفس جانے لگا تھا۔اب تو اسے جانا ہی تھا بابا نے جو کہا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے کسی کی کمی محسوس کی۔

"نادیہ آپا!"اس نے نادیہ آپا کو آواز لگائی۔

"جی!"

"امی کدھر ہیں؟"وہ اپنی نظریں اِدھر اُدھر دوڑاتے ہوئے بولا۔

"وہ۔۔۔۔وہ تو صاحب جی کے ساتھ اسلام آباد چلی گئی ہیں۔"اس نے ساری تفصیل بتا دی جتنا وہ جانتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا۔۔۔"اس نے حیرت سے کہا۔

"یار کیا بچپنہ ہے یہ۔۔۔۔۔"

نادیہ آپا چپ چاپ کھڑی رہیں۔

"آپا چائے بنا دیں پلیز۔۔۔"کہتے ہوئے شہریار کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

زوبیہ اس وقت کوکوا کیفے موجود تھی۔وہ چائے پینے آئی تھی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اپنے آرڈر کا انتظار کر رہی تھی۔

اس نے بیگ میں سے ایک کتاب نکالی آج اس کے بیگ میں Sonnets to Ethel کتاب موجود تھی۔

اس نے پھر سے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور کچھ شیٹس نکالیں۔

انہیں بے ترتیب پھاڑا اور گلو نکال کر اسے کتاب پر چپکانے لگی۔

پھر اس نے ایک کلر کی مدد سے اس پر ایک خوبصورت سی لڑکی بنائی۔اصل میں اس نے خود کو بنایا تھا اور اس کے نیچے کچھ سطر لکھنے لگی۔

اتنے میں آرڈر بھی آگیا۔

"میم آپ کا آرڈر۔۔۔"اس نے آرٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔زوبیہ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ سے ٹرے پکڑنے لگی۔

"شکریہ۔۔۔"زوبیہ نے سر ہلا کر شکریہ ادا کیا۔

"میم آپ آرٹسٹ ہیں؟"ویٹر اس کی ڈرائنگ دیکھ چکا تھا۔

جی۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔"وہ بوکھلا گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے کتاب بند کی اور بیگ میں ڈالنے گی۔

اسے کیا ویٹر چور لگ رہا تھا۔اتنی بے اعتباری۔حد ہے زوبیہ۔

ویٹر نے اس کے اس رد عمل کو دیکھا اور پھر خود پر گہری نظر ماری۔

"میم میں آپ کو چیزیں چرانے والا لگتا ہوں۔۔۔"وہ بھی شرمندہ ہو چکا تھا۔

شرمندہ تو ہونا ہی تھا بیچارے کو اتنی اچھی ڈریسنگ میں چوروں کی طرح ٹریٹ کیا گیا تھا۔

"میں آرٹسٹ نہیں ہوں وہ تو بس اپنے لیے کر لیتی ہوں تھوڑی بہت۔۔۔"

"میری بھی کر دیں تھوڑی بہت۔۔۔"اس نے فرمائش کی جس پر زوبیہ نے پھر ایک نظر اس پر ماری مگر تبھی وہ نظریں چرا گئی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں میری بات سنیں۔۔!"وہ ابھی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اس کے موبائل کی گھنٹی بجی۔

اس نے موبائل نکال کر دیکھا تو وہاں شہریار کا نام روشن تھا۔

اس نے کال اٹھائی اور موبائل کان کو لگا لیا۔

"کہاں ہو یار۔۔۔؟"شہریار نے پہلا سوال ہی یہ کیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیفے ہوں۔۔ کیوں کیا ہوا بھائی؟"اس نے چائے کا ایک سپ لیتے ہوئے کہا

"اگر فارغ ہی ہو تو گھر آ جاؤ میں بور ہو رہا ہوں۔۔۔"اس کی آواز سے بھی بوریت محسوس ہو رہی تھی۔

"چلیں میں آتی ہوں ابھی۔۔۔"

"ہاں جلدی آنا انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے کال کاٹ دی۔

زوبیہ جلدی جلدی چائے ختم کرنے لگی۔ ویٹر زوبیہ کے پاس سے تو جا چکا تھا لیکن دور ایک میز کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ سرسری نظر زوبیہ پر ڈال لیتا۔

گھر پہنچتے ہی اس نے گاڑی پارک کی اور مین روڈ کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!"زوبیہ نے لونگ روم میں آکر سلام کیا جہاں شہریار ایک صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔

"وعلیکم السلام! آگئی۔"شہریار اٹھ بیٹھا۔

"جی۔۔۔میں فریش ہو کر آتی ہوں۔" کہتے ہوئے وہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

فریش ہو کر وہ واپس لونگ روم میں آگئی۔

"بھائی گھر میں سناٹا کیوں چھایا ہوا ہے سب کہاں ہیں؟"

"وہ لوگ سیر سپاٹے کرنے گئے ہیں اسلام آباد۔۔۔۔۔"اسے معلوم تھا کہ وہ میٹنگ پر گئے ہیں لیکن امی کا جانا اسے پسند نہیں آیا تھا۔

"اچھا۔۔۔"اسے بھی حیرت ہوئی تھی۔لیکن خوشی بھی کہ اب کوئی لڑائی نہیں ہو گی۔

"کب آنا ہے انہوں نے؟؟"

"وہ دو دن کا کہہ کر گئے ہیں۔۔۔"

تبھی نادیہ آپا کھانے کا پوچھنے کے لئے داخل ہوئیں تو انہوں نے جواب دیا۔

"دو دن کا کہہ کر ہی گئے ہیں آنا تو دو دنوں میں نہیں ہے۔۔"

"بھائی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو سچ ہی تو کہہ رہا ہوں۔۔۔"

دونوں مسکرانے لگے۔کیونکہ دونوں کو پتہ تھا کہ یہی سچ ہے۔

دونوں کم ہی اکھٹے بیٹھتے تھے۔ان کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا تھا۔وہ کھانے اور ناشتے پر ہی اکھٹے ہوتے تھے۔سارہ دن اپنے کاموں میں مصروف ہوتے تو ایک ساتھ بیٹھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔

دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ اتنی دوستی بھی نہیں تھی۔وہ ایک دوسرے کو ہر بات کھل کر نہیں کہہ سکتے تھے۔وہ دوسرے بہن بھائیوں کی طرح نہیں تھے کہ آپس میں مزاق کرتے ایک دوسرے کو تنگ کرتے۔یہ تو تب ہوتا ہے جب ایک دوسرے کو وقت دیا جائے ایک دوسرے کو سمجھا جائے۔

اس نے نادیہ آپا کو کھانے کا بتایا اور نادیہ آپا کچن میں چلی گئیں۔

تبھی شہریار کی موبائل کی سکرین روشن ہوئی۔

کسی کا میسج آیا تھا۔

اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا۔اس کی انگلیاں چلنے لگیں۔

"زوبیہ مجھے ایمر جنسی کہیں جانا پڑ رہا ہے۔۔۔میں جاؤں؟" وہ اجازت طلب کرنے لگا۔

"ٹھیک ہے بھائی۔وہ روکنا تو چاہتی تھی مگر وہ روک نہیں پائی۔

"ڈرو گی تو نہیں۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

شہریار نے موبائل اٹھایا اور گاڑی کی چابیاں لے کر باہر نکل گیا۔



www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوبیہ اس کے پیچھے دروازے تک آئی۔اچانک سے اسے گاڑی میں پڑے باکس یاد آئے اس کی گاڑی آج بھری پڑی تھی۔

اس نے ملازم کو گاڑی سے سامان لانے کا کہااور خود کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"فیونا۔۔۔!فیونا جو زوبیہ کو دیکھتے ہی اس پر چڑھ دوڑی تھی۔

"آج میں خوش ہوں۔"وہ فیونا کو گود میں لے کر پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

فیونا کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔

اسے تو سکون آرہا تھا وہ نیند کی آغوش میں جا رہی تھی۔

"ایک تو گھر پہ آج سکون ہے اور دوسرا میں کمرے کے لئے بہت کچھ لے کر آئی ہوں۔"وہ خود سے ہی باتیں کر رہی تھی کیونکہ فیونا تو سو چکی تھی۔

ملازم سامان لے کر کمرے میں آیا تو ایک دم وہ خاموش ہو گئی۔

"اِدھر رکھ دو۔"اس نے ایک طرف اشارہ کیا۔

وہ باکس رکھ کر اگلے باکس لینے چلا گیا۔اس نے کچھ زیادہ ہی چیزیں خریدلی تھیں لیکن اس کے کمرے میں سب پورا آسکتا تھا۔



www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دروازہ کھولتے ہی سامنے ایک بیڈ پڑا تھا۔جو کمرے کے بلکل درمیان میں تھا۔اس کی دائیں جانب بڑا سا شیشے کا دروازہ تھا۔جس کے دوسری طرف بڑی سی بالکنی تھی۔کمرے کی بائیں جانب صوفے پڑے ہوئے تھے۔اس کمرے کے ساتھ ایک اٹیچ روم تھا وہ بیڈروم کی نسبت تھوڑا سا چھوٹا تھا۔ لیکن خوبصورت بہت تھا۔

اس روم میں اس نے اپنا آرٹ سیٹ اپ کیا ہوا تھا۔یہ اس نے اپنا سیکرٹ روم بنالیا تھا۔

سارے باکس آچکے تھے۔اس نے ملازم کا شکریہ ادا کر کے اسے جانے دیا۔

"وہ اپنے بیڈروم کو کچھ نہیں کرتی تھی وہ جو کرتی اپنے سیکرٹ روم میں کرتی تھی۔

پھر اس نے باکس کھولے اور سارے ڈیکوریشن پیس لٹکانے لگی۔وہ چھوٹی چھوٹی گیندوں کی طرح دکھتے تھے مگر وہ کانچ کے بنے ہوئے تھے۔اسے کانچ کی چیزیں بہت پسند تھیں۔اس کی اپنی کانچ کی دنیا تھی جو اس نے بڑی خوبصورتی سے سجا رکھی تھی۔

وہ گیندیں جب آپس میں ٹکراتی تو ایک الگ ہی آواز پیدا ہوتی جو زوبیہ کے کانوں کو بہت بھلی لگتی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے گلیکسی پروجیکٹرز والا باکس کھولا اور وہ اس نے کمرے میں لگا لیے۔ وہ اس کے پاس کافی رنگوں میں موجود تھے۔ اس لیے ہر طرف رنگ برنگی روشنیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

اس کا آرٹ روم الگ ہی نظارے پیش کر رہا تھا۔ وہ کسی شہزادی کا کمرہ معلوم ہوتا تھا۔

وہ اب تھک چکی تھی اس نے باکس ایک کونے میں رکھ دیے اور اپنی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے پھر سے آرٹ کرنے لگی۔

زوبیہ کو بھوک کا احساس ہو رہا تھا لیکن اسے شہریار کے آنے کا انتظار بھی تھا۔

گھڑی ایک بجا رہی تھی جب وہ گھر آیا۔

اس نے ندیم سے زوبیہ کے بارے میں پوچھا۔

"جی صاحب وہ سو گئی ہے۔۔" ندیم نے احترام سے سر جکار کھا تھا۔

"ٹھیک ہے کھانا لگاؤ۔۔۔۔ میں آتا ہوں۔۔۔" وہ وہاں سے چلا گیا اور ندیم کچن میں کھانا گرم کرنے لگا۔

زوبیہ کو گاڑی کا ہارن سن چکا تھا

وہ بیس منٹ بعد کمرے سے باہر آئی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھئی آج تو سانحہ ہو گیا۔ زوبیہ آئی ہے شہریار کے ساتھ کھانا کھانے۔" اسے حیرت ہوئی تھی۔
اس نے حیرت سے زوبیہ کو دیکھا۔

"بس آج دل کیا آپ کے ساتھ کھانا کھانے کو۔" آج وہ خوش نظر آ رہی تھی۔ ویسے بھی اسے بھوک تنگ کر رہی تھی۔

"کیوں کے آج گھر پر سکون ہے۔" وہ اس کی خوشی کی وجہ جانتا تھا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی سمجھ لیں۔" وہ بھی ہنس پڑی۔

"خوش رہا کرو۔ اچھی لگتی ہو۔" شہریار نے اسے کم ہی خوش پایا تھا۔ ہنستا پاتا بھی کیسے ان کی کبھی ملاقات ہی نہیں ہوئی تھی اتنی سب اپنی اپنی زندگیوں میں مگن تھے۔ کسی کو دوسرے کی پرواہ نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی۔" زوبیہ پلیٹ میں کھانا ڈالتے ہوئے بولی۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔ وہ کس وجہ سے تھی؟؟

گھر میں سکون ہونے کی وجہ سے؟ یا آرٹ روم کی سجاوٹ کی وجہ سے؟ وہ جیسا چاہتی تھی اسے ویسا کمرہ مل چکا تھا۔۔۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا لگتا ہے آپ کو؟۔

"اب اگر تم بار بار ہنسی جاؤ گی تو میں روز امی ابو کو گھر سے باہر بھیج دیا کروں گا۔" اس نے چہرہ اٹھا کر زوبیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپکو کوئی اعتراض تو نہیں اگر فیونا اِدھر میرے پاس بیٹھ کر کھانا کھا لے؟؟" زوبیہ نے شہریار کی بات کو اگنور کرتے ہوئے اجازت چاہی۔

"لڑکی میں تمہاری ماں نہیں ہوں۔ جو تم بات بات مجھ سے پوچھ رہی ہو۔ تمہارا بھی گھر ہے جو چاہو وہ کرو۔" اس کی باتیں حیران کرنے والی ہی تھیں۔ وہ شہریار کو حیران ہی تو کر رہی تھی۔

"نصیر! فیونا کا کھانا لانا اور اسے بھی کمرے میں سے لے آؤ۔ اس نے کچھ بھی نہیں کھایا ہوا۔" زوبیہ نے نصیر کو حکم دیا۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔" وہ آگے بڑھ گیا اور فیونا کو کمرے سے لانے کے بعد اس پلیٹ میں کھانا ڈال دیا۔

زوبیہ کھانا کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟؟" شہریار نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کمرے میں۔"

"ہر وقت وہاں نہ گھسی رہا کرو۔ آؤ باتیں کرتے ہیں۔" کہیں نا کہیں شہریار کا بھی دل کرتا ہی ہو گا کہ اس کا اسکی بہن سے اچھا ریلیشن ہو۔ لیکن زوبیہ دو ٹوک بات کرنے کی عادی تھی۔ وہ لوگوں کے ساتھ بات کرنے سے کتراتی تھی۔ لیکن یہ تو اس کی فیملی تھی پھر ان سے دوری کیسی تھی۔۔؟

یہ دوریاں بھی خود کی پیدا کی ہوئی تھیں۔ والدین کا کام ہوتا ہے بچوں کو ان کے رشتے سمجھانا۔ کہ کس رشتے کو کیسے لے کر چلنا ہے۔ لیکن اکثر والدین کو خود ضرورت ہوتی ہے سیکھنے کی۔ وہ اپنی زندگی میں مگن ہو کر اولاد سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ پھر بچے یا تو حساس ہو جاتے ہیں یا پھر غلط صحبت اختیار کر جاتے ہیں۔ انہیں جس چیز سے تسکین ملنے لگتی ہے وہ اپنی زندگی ویسے گزارنے لگتے ہیں۔

جب انہیں ویسا ماحول نہیں دیا جاتا جیسا ایک بچے کو دینا چاہیے تو پھر اپنی دنیا تو آباد کرنی ہی ہوتی ہے۔ زندگی ملی ہے تو گزارنی تو پڑے گی۔ کیسے گزارنی ہے یہ بڑوں کو دیکھ کر ہی پتہ چلتا ہے۔

"کیا بات کریں گے؟" زوبیہ نا سمجھی میں بولی۔ اس کی تو کوئی ایسی اٹیچمنٹ بھی نہیں تھی شہریار سے کہ وہ مزاق ہی کر لیتی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار کوئی بھی بات کر لیں گے۔ کیا تم بچوں کی طرح عجیب باتیں کر رہی ہو۔" شہریار اس کے بچگانہ سوال سے چڑا تھا۔

"اوکے۔۔!" وہ دونوں ہال میں موجود صوفوں کی طرف بڑھ گئے۔

فیونا پھر کہا پیچھے رہنے والوں میں سے تھی وہ تو زوبیہ کے نقشِ قدم پر چلتی تھی۔ وہ بھی زوبیہ کے ساتھ آبیٹھی۔

وہ اس کی پرائیویٹ باڈی گارڈ لگتی تھی۔ جو کسی بھی مصیبت میں آگے آکر کھڑی ہو جائے گی۔

"اور بتاؤ۔ یونیورسٹی کیسی جا رہی ؟" شہریار نے بات شروع کی۔

"اچھی جا رہی ہے۔"

"اتنی دیر تم باہر کیا کرتی رہتی ہو۔ مطلب یونیورسٹی سے تو جلدی نہیں فارغ ہو جاتی؟؟" اس نے معمولی انداز میں پوچھا۔

"آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں؟" اسے یہ سوال اچھا نہیں لگا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آہ، کم آون یار! میں نے تو ویسے ہی پوچھا تھا کیونکہ مجھے کوئی اور بات سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ لیکن اگر تمہیں برا لگا ہے تو سوری۔ رہنے دو بتانے کو۔" وہ اب اتنی سی بات کا بھی مائنڈ کرتی ہے وہ یہ سوچ کر ہنس پڑا۔

"میں یونیورسٹی سے لائبریری چلی جاتی ہوں۔ پھر کبھی ریسٹورینٹ یا کیفے یا پھر کوئی آرٹ ایگزیبیشن ہو تو وہاں چلی جاتی ہوں۔ بس ایسے ہی دن گزر جاتا ہے" زوبیہ خود ہی جواب دینے لگی۔

"آہ۔۔۔ویری گُڈ! تم بھی مجھ سے کچھ پوچھ لو۔" شہریار نے کہا۔

"کیا پوچھوں؟؟"

"کچھ بھی۔"

"آپ کو برا نہیں لگتا جب امی ابو لڑتے ہیں آپس میں؟؟" اچانک سے زوبیہ سنجیدہ ہوئی۔

"دیکھو زوبیہ! کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ تو پھر انہیں ہم دماغ پر سوار کیوں کریں؟" شہریار بھی سنجیدہ ہوا اور سمجھانے کے لیے وہ آگے کو جھکا۔

"لیکن ان کا تو ہم سے تعلق ہے نا۔"

www.novelsclubb.com

"انکا ہم سے تعلق ہے لیکن ان کے جھگڑوں کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔وہ لڑتے ہیں دوسرے وقت وہ پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔پھر ہم ایسی لڑائیوں کو سوچ کر،اپنے دماغ پر سوار کر کے خود کو ہلکان کیوں کریں؟"وہ ہاتھوں سے اشارے کرتے ہوئے سمجھا رہے تھے۔

"بھائی ان کے جھگڑے دماغ پر اثرات چھوڑتے ہیں۔"اس کے الفاظ بھیگنے لگے۔

"یہ تب ہوتا ہے جب آپ پر آپ سے زیادہ دوسروں کا حق ہو۔"

"لیکن بھائی۔۔۔"وہ رونے لگی۔

"زوبیہ اتنا کسی کو حق نا دو کہ وہ اپنے رویوں سے ہی تمہیں توڑ دیں۔"شہریار اس کے ساتھ آ بیٹھا۔

"بھائی خود کو مظبوط کرنے کی بہت کوشش کرتی ہوں۔لیکن پتہ ہی نہیں چلتا۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولنے لگی۔

"تم رو کیوں رہی ہو پگلی۔۔۔۔؟"

"سب سے پہلے اپنے ان آنسوؤں پر قابو پاؤ۔یہ سب کے سامنے نہیں بہنے چاہیئں۔"وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں رونا نہیں چاہتی لیکن خود ہی نکل آتے ہیں آنسو۔۔۔" وہ شہریار کی طرف دیکھ کر بولی۔

"جس کی وجہ سے نکلتے ہیں یہ آنسو سب سے پہلے وہ قربان کر ڈالو۔"

"اسے قربان نہیں کر سکتی۔۔۔۔" اس کی آواز میں درد تھا۔

وہ درد جو بچپن سے سہتی آرہی تھی۔ماں باپ کے جھگڑے۔وہ بچوں کے ذہنوں پر بہت بڑا اثر رکھتے ہیں۔ماں باپ کو لڑتے دیکھنا کوئی آسان بات تو نہیں۔دونوں میں سے ہم کسی کو غلط بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ دونوں سے محبت بہت ہوتی ہے۔

ماں باپ کے جھگڑے ذہنی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔

"تمہارا بھائی ہمیشہ ساتھ ہے تمہارے۔ساری دنیا بھی خلاف ہو جائے تب بھی تم اپنے بھائی کو ساتھ پاؤ گی۔یقین تو کر کے دیکھو۔" شہریار کے دل میں بھی درد اٹھا تھا۔کیسا بھائی ہوں میں جسے اپنی بہن کا ہی نہیں پتہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔اسے یہ ہی نہیں پتہ۔اس نے اپنے دل میں سوچا اور خود کو کوسنے لگا۔

زوبیہ شہریار کے گلے لگ کے رونے لگی۔

"آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" وہ اس تھپتھپانے لگے اور تسلیاں دینے لگے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیونکہ ماں باپ کو اپنے طریقے سے چلانا اس کے بس میں تو نہیں تھا۔ لیکن تسلیاں اس کے بس میں تھیں جو وہ دے رہا تھا۔

____*_____*____*_____

دن گزرتے گئے۔ اب شہریار بھی آفس سنبھالنے لگا اور احمد صاحب کا بوجھ بھی کم ہونے لگا تھا۔ اسے اب بزنس میں مزا آنے لگا تھا ویسے بھی وہ ذہانت میں تیز تھا چیزوں کو جلدی سیکھ لیتا تھا اسے وہاں ایڈجسٹ ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگا۔

"السلام علیکم!" احمد صاحب کرسی کھینچ کر بیٹھے۔

ناشتے کی میز پر زوبیہ اور ندا بیگم پہلے ہی موجود تھیں۔

"وعلیکم السلام!۔۔۔" دونوں نے کہا۔

شہریار بھی اب روزانہ ان کے ساتھ ہی ناشتہ کرتا تھا کیونکہ وہ بابا کے ساتھ ہی آفس کے لئے نکل جایا کرتا تھا۔ لیکن آج وہ ناشتے پر موجود نہیں تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پڑھائی کیسی جا رہی تمہاری؟؟" بابا نے سوال کیا۔

"اچھی جا رہی ہے۔۔۔"

"شہریار کدھر ہے؟؟" نانا اس کی غیر موجودگی محسوس کر چکے تھے۔

"وہ اسلام آباد گیا ہے دوستوں کے ساتھ۔۔۔" ندا عباسی نے نظریں اٹھائیں اور دبی آواز میں کہا۔

اچانک ہی احمد صاحب کے چہرے کے زاویے بدلنے لگے۔

انہیں اس بات کی بھنک بھی نہیں تھی کہ وہ کہیں گیا ہوا ہے رات تو وہ اِدھر ہی تھا۔ وہ حیران ہوئے اور زوبیہ بھی اس طرح اچانک چلے جانے پر حیران ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کس سے پوچھ کے گیا وہ؟" ابا نے تیوری چڑھائی۔

"مجھ سے۔۔۔ یو نو واٹ! وہ میرا ابھی بیٹا ہے آپکو بتا دیا یا مجھے بتا دیا ایک ہی بات ہے۔۔۔" ندا بیگم شہریار کی حمایت میں بولیں۔ وہ تو جیسے بحث کے بہانے ہی ڈھونڈتی رہتی ہوں۔

"تمھیں بات کرنی نہیں آتی۔۔۔؟" احمد صاحب کو انکا یہ لہجہ غصے کی طرف مائل کرتا تھا۔

میاں بیوی میں اگر ایک غصے میں ہو تو دوسرے کو چپ کر جانا چاہیے۔ کھڑے ہو کر مقابلہ کرنے سے بات حل نہیں ہوتی بلکہ بگڑ جاتی ہے۔

"آپ کو تو جیسے بہت آتی ہے۔۔۔" وہ بگڑ کر بولیں۔ وہ بھی پورے مقابلے میں اتر رہی تھیں اور زوبیہ ڈر گئی۔ اب وہ اگلے حالات سے باخوبی واقف تھی۔

اسے وہاں سے جاناں اسب لگا۔

"میں چلتی ہوں۔۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں جارہی ہو؟۔ چپ کر کے بیٹھو۔ تمہیں بھی پتہ چلے اپنے باپ کا۔۔۔" ندا نے اسے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"کیسی عورت ہو تم۔۔۔ تم سے تو کوئی دو گھڑی بات بھی نہیں کر سکتا۔ میری جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو کب کا فارغ کر دیا ہوتا۔۔۔" احمد صاحب کے غصے کی انتہا ہو چکی تھی۔ ایک انسان آخر کب تک اپنی توہین برداشت کر سکتا ہے؟۔

مرد کے آگے اُونچی آواز میں بولنا مرد کی توہین ہی تو ہوتی ہے۔

"تو کر دو فارغ اپنا یہ شوق بھی پورا کر لو۔۔۔" وہ کرسی سے اٹھ کر چلانے لگیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھ رہی ہو اپنے باپ کو۔آج بیوی زہر لگ رہی ہے کل اولاد زہر لگے گی۔۔۔ندا بیگم زوبیہ کی طرف مڑیں اور اس سے مخاطب ہوئیں۔جو کھڑی رو رہی تھی۔

"بکواس بند کرو اپنی۔میری بیٹی کو ورغلانے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ میری اولاد ہے۔سمجھی تم۔۔"احمد صاحب نے ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

"آپ بھی کان کھول کے سن لیں۔مجھ سے میری اولاد کو کوئی الگ نہیں کر سکتا۔۔۔"دونوں کا یہ غصّہ بیشک کچھ وقت کے لئے ہو سکتا تھا لیکن اس کے نقش زوبیہ پر ہمیشہ چھوڑ جاتا تھا۔

بیٹا تم کمرے میں جاؤ۔بابا نے زوبیہ کو روتے دیکھا تو ان سے رہا نہیں گیا۔وہ وہاں سے جانے لگی تھی۔کہ ندا نے اسکا بازو پکڑا اور وہی روک لیا۔

"کہیں نہیں جائے گی یہ اور تم۔۔۔تمہارے سامنے تمہارا باپ تمہاری ماں کو اتنا غلط بول رہا ہے اور تم چپ چاپ کھڑی ہو؟؟شرم نہیں آتی؟"۔انہیں نیا ہتھیار ملا تھا اور احمد صاحب کا غصّہ جواب دے گیا۔

"جاہل عورت۔۔۔۔!"ایک زناٹے دار تھپڑ ندا کے چہرے پر رسید ہوا اور زوبیہ کی بے اختیار چیخ نکل گئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ندا بیگم تو کچھ وقت کے لئے صدمے میں چلی گئیں کہ یہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ ندا عباسی کو تھپڑ مارا گیا ہے۔

انہیں یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

"تم نے مجھے تھپڑ مارا؟؟ تباہ کر دوں گی تمہیں میں۔۔۔" انہوں نے ہوش میں آتے ہی احمد عباسی کی طرف اپنا ہاتھ بلند کیا تھا۔ لیکن انہوں نے فضا میں ہی ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

زوبیہ خوف سے کانپنے لگی اس کے منہ سے ایک لفظ بھی ادا نہیں ہو رہا تھا۔

لڑائی آگے بھی ہوتی تھی لیکن بات تھپڑ تک نہیں پہنچتی تھی۔

"آج تو یہ غلطی کر لی۔۔ آئندہ اگر ایسا کچھ کیا تو ہاتھ اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔" احمد صاحب نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے انہیں پیچھے کو دھکا دیا۔

زوبیہ ڈر کے مارے وہاں سے کمرے میں بھاگ گئی اور اپنا بیگ اٹھا کر گھر سے نکل گئی۔

شہریار اسلام آباد میں اپنے دوست کے ہاں رکا ہوا تھا۔ وہ رات کے کسی پہر کراچی سے آیا تھا۔

"اٹھو شہریار! فریش ہو جاؤ گھومنے بھی جانا ہے پھر۔" دخان نے اسے آواز دی۔ وہ دخان کے ہاں رکا ہوا تھا۔ یہ دخان کا اپنا فلیٹ تھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ وہاں رہتا تو نہیں تھا لیکن دوستوں کے آنے پر وہ وہاں شفٹ ہو جایا کرتا تھا۔

"کیا یار اٹھتا ہوں نا!" وہ چڑ کر بولا۔

"میں چائے لے کر آتا ہوں تب تک اٹھ جانا اچھا۔" کہتا ہوا دخان کمرے سے باہر نکل گیا۔

زوبیہ یونیورسٹی سے فارغ ہو کر گاڑی کی طرف بڑھی۔

"ہیلو۔۔۔!" ایک لڑکی اچانک اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"جی۔۔۔!"

زوبیہ نے حیرانی سے دیکھا۔ کیونکہ وہ اس لڑکی کو نہیں جانتی تھی۔

"تم آرٹ کمپیٹیشن میں پارٹ نہیں لے رہی۔۔۔۔ بس یہی بتانے آئی ہوں۔۔۔" وہ ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اس کی آواز میں رعب تھا۔ وہ اسے کہنے نہیں بتانے آئی تھی۔

"آپ ہیں کون۔؟"

'جو بھی ہوں، یہ جو مقابلہ ہو رہا ہے نا اس میں تم نہیں جا سکتی سن لیا تم نے۔۔۔" وہ ہاتھوں سے اشارے کرتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دے رہی تھی۔



www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن میں تو جاؤں گی۔۔۔"

اس کے اندر ڈر کی لہریں رواں تھیں لیکن پھر بھی وہ اپنے ڈر پر قابو پا کر بولی۔

"میرا دماغ خراب مت کرو لڑکی۔۔۔" وہ غصّے میں چلائی۔

"آپ کو میرے اس مقابلے سے مسئلہ کیا ہے؟؟"

"اس میں میری بہن حصہ لے رہی ہے، میں اس کے راستے میں کسی کو نہیں آنے دوں گی، وہی جیتے گی۔"

اس نے زوبیہ کے حصہ نا لینے کی وضاحت دی۔

"اگر وہ اچھا آرٹ کر لیتی ہے تو وہی جیتے گی۔۔۔ پھر آپ ڈر کیوں رہی ہیں؟" زوبیہ نے حیرانی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اب بیچاری زوبیہ معصوم تھی یہ وہ تھوڑی جانتی تھی۔ یہ بات کر کے تو زوبیہ نے اس کی غیرت پر وار کر دیا تھا۔

"توں تو۔۔۔! وہ آگے کو بڑھی ہی تھی کہ اس لڑکی کی دوست نے اسے روکا۔ زوبیہ ڈر کے پیچھے کو ہو گئی۔ اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔

"عینی۔۔۔آرام سے بات کرو۔۔۔"

یعنی اس لڑکی کا نام عینی تھا۔زوبیہ کو بھی ابھی معلوم ہوا تھا۔

"اب کل جا کے تم منع کرو گی۔۔۔کہ میں آرٹ کمپیٹیشن میں حصہ نہیں لینا چاہتی سمپل۔۔۔۔"اس نے گہری سانس لی اور اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں منع نہیں کروں گی۔۔میں اس میں حصہ ضرور لوں گی۔۔۔"وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔

اتنا سنتے ہی عینی آگ بگولہ ہو گئی۔

ایک تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا۔

کس کے؟؟؟

زوبیہ کے۔۔۔۔

زوبیہ کے تو ہوش ہی گم گئے۔اس کا منہ دوسری سائیڈ کو مڑ گیا اور ہاتھ سے کتابیں زمین پر گر گئیں۔

www.novelsclubb.com

کہاں ہے ایڈمیشن فارم آج ہی آخری تاریخ ہے نافارم جمع کروانے کی۔جب فارم ہی نہیں ہو گا تو حصہ کیسے لو گی۔۔عینی بولتے ہوئے اس کی کتابیں ٹٹولنے لگی۔لیکن اسے وہ فارم نا ملا۔

زوبیہ تو وہی منجمد بنی کھڑی رہی۔وہ صدمے میں جا چکی تھی۔اس کے پاس کیا ہو رہا ہے اسے کچھ ہوش نا رہی۔

عینی نے اس کا بیگ اُٹھایا جو زمین پر گرا پڑا تھا۔اس میں سے کتابیں نکال کر دیکھنے لگی۔فارم نا ملنے پر ان کتابوں کو زمین پر پھینک رہی تھی۔

آخری کتاب پر اس کے ہاتھ رک گئے وہ اس کے آرٹ کی کتاب تھی۔

"The silent patient "

اس نے اس کتاب کا نام پڑھا اور اس کے صفحے کھولنے لگی۔اسے وہ فارم مل چکا تھا۔اس نے فارم کتاب میں سے نکالا اور اس کی کتاب دیکھنے لگی۔

"تم مقابلہ کرو گی میری بہن کا۔۔۔تم؟؟" کہتے ہوئے وہ زوبیہ کی کتاب کے صفحے پھاڑنے لگی اور ساتھ ہی اس کا فارم پھاڑ کر وہیں پھینک دیا۔وہ صفحے ہلکی ہلکی ہوا چلنے کی وجہ سے اِدھر اُدھر اڑنے لگے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کتاب کا ستیاناس کر کے جیسے اسے سکون مل گیا ہو۔۔وہ ہنسنے لگی۔

"اب غلطی سے بھی مجھ سے ٹکر مت لینا۔۔"زوردار قہقہہ لگا کر وہ وہاں سے رفو چکر ہو گئی۔

اچانک اس کی نظریں زوبیہ پر پڑیں جس سے اس کے قدم وہیں رک گئے۔آج ان نگاہوں کو کیسے دیر ہو چکی تھی۔یہ نگاہیں تو اس کی حفاظت کرتی تھیں۔

زوبیہ ایک دم ہوش میں آئی اس نے اپنے آس پاس نظریں دوڑائیں اور اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔

اس سے زوبیہ کی بھیگی آنکھیں برداشت نہیں ہو ہیں۔وہ اس کی جانب بڑھنے لگا۔زوبیہ اپنے ارد گرد بکھرے صفحوں کو دیکھ رہی تھی۔مگر اُٹھانے کے لیے جھکی نہیں۔

وہ تیز تیز قدموں کے ساتھ اسی طرف آرہا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ وہاں پہنچتا۔زوبیہ روتے ہوئے وہاں سے بھاگنے لگی۔وہ بھاگتے ہوئے گاڑی تک آئی،گاڑی سٹارٹ کی اور وہاں سے نکل کر مین روڈ پر آگئی۔

اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی زوبیہ وہاں سے جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جھک کر سارے صفحوں کو اکٹھا کرنے لگا۔اس نے سارے صفحے اکھٹے کیے اور اٹھ کھڑا ہوا وہ عین اس جگہ کھڑا تھا جس جگہ زوبیہ کھڑی تھی۔

اس نے وہ سارے کاغذ اپنے بیگ میں رکھے اور تیزی میں اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

کیا وہ زوبیہ کے پیچھے جا رہا تھا۔کیا آج زوبیہ جان جائے گی کہ وہ کس کی نظریں تھی جو اس کا تعاقب کرتی تھیں۔؟

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com